رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵

خطبہ نمبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲ جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

آج محلہ دار الانوار کے علاوہ محلہ دار السعۃ ۔ محلہ دار العلوم۔ اور لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک نے بھی اجلاس منعقد کئے۔ جن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے کامل اخلاص اور منافقین کی حرکات سے کامل بیزاری کا اعلان کیا۔ مفصل آئندہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شیخ عبد القادر صاحب کو لائل پور اور گیانی عباد اللہ صاحب کو حافظ آباد روانہ کیا گیا ہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چندہ کے مصارف پر اعتراض کرنے والوں کو انتباہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ ایک دوست نے بعض لوگوں کا یہ اعتراض لکھ کر بھیجا۔ کہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دوست کو ایک خط تحریر فرمایا۔ جس کے چند فقرات درج ذیل ہیں ؛

"میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ جنکا ایمان ہنوز ناتمام ہے۔ مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں۔ جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں۔ اور میرے تمام کاروبار خواہ انکو سمجھیں یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں۔ میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے۔ اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے۔ مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے۔ گویا ہر روز کہتا ہے کہ میں ہی بھیجتا ہوں جو آتا ہے۔ اور کبھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرے۔ ایسا اعتراض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی تقسیم اموال غنیمت کے وقت کیا گیا تھا۔ سو میں آپکو دوبارہ لکھتا ہوں۔ کہ آئندہ وہ سب کو کہدیں کہ تم کو اس خدا کی قسم ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور ایسا ہی ہر ایک جو اس خیال میں ان کا شریک ہے۔ کہ ایک حبہ بھی میری طرف کسی سلسلہ کے لئے کبھی اپنی عمر تک ارسال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار عقیدت

محلہ دارالانوار قادیان کا جلسہ

قادیان۔ ۳۰ر جون آج بعد نماز مغرب محلہ دارالانوار میں بصدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ مولوی قمرالدین صاحب۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر اور مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے منافقین کے متعلق تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ایسے موقعہ پر جب فریقین کی طرف سے دلائل دئے جارہے ہوں۔ بعض لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھ سکتے کہ سچائی کس طرف ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالےٰ نے ایک معیار مقرر فرمایا ہے۔ جو سورہ فاتحہ ہے اور جس کا خلاصہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ہے یعنی انہیں چاہیئے کہ وہ خدا سے دعا مانگیں کہ خدا انہیں سیدھا راستہ دکھائے اور مغضوب اور ضالین کی اتباع سے محفوظ رکھے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا میں شیخ عبدالرحمٰن مصری کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس وقت تک وہ کوئی ایک مثال ہی ایسی پیش کریں کہ کوئی شخص منعم علیہ گروہ میں سے ہو اس نے کسی کے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد اس نے بیعت فسخ کرلی ہو۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایسی مثال ہرگز پیش نہیں کرسکتے۔ جس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ ہرگز منعم علیہ گروہ میں سے نہیں ہیں۔

آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر میں بیان کیا کہ اس فتنہ کے مقابلہ میں صبر اور دعا سے کام لینا چاہیئے۔ اور گھبرانا نہیں چاہیئے۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام میں بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلافت پر متمکن ہوتے ہی سارا عرب مرتد ہوگیا۔ اور صرف تین مقامات پر اذانیں دی جاتی تھیں۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اسلام کو فتح دی۔ اور دشمن ذلیل ہوئے۔ اسی طرح موجودہ فتنہ کا حشر ہوگا۔ دشمن ذلیل ہوگا اور احمدیت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچ سکے گا۔

اس کے بعد حسب ذیل ریزولیوشنز پیش ہوئے جو باتفاق آرا منظور ہوئے۔

(۱) محلہ دارالانوار موضع بھینی بانگر وموضع قادرآباد کے جملہ احمدی افراد کا یہ جلسہ شیخ عبدالرحمٰن مصری وغیرہ کے شرانگیز رویہ پر جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف شروع کر رکھا ہے۔ سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے اثر ورسوخ کا دعوےٰ کرکے جماعت احمدیہ کو جو چیلنج دیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم واضح کردینا چاہتے ہیں۔ کہ مخلصین جماعت ان کے اس پروپیگنڈا کو محض جھوٹ اور فریب یقین کرتے ہیں۔

(۲) شیخ عبدالرحمٰن مصری وغیرہ کے ادعائے باطل کے بالمقابل ہم تمام احمدی اپنے پیارے امام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات سے اپنے

شیخ مصری کے اخراج کی تاریخ

جنابِ شیخ کو کعبہ میں بھی خُدا نہ ملا ۔ ۱۹۳۷ء

عبدالرحمٰن شاکر

خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۷ر جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

۴۶۰	جیون لال صاحب	ضلع مین پوری (یو۔پی)
۴۶۱	مسماۃ سکینہ بی بی صاحبہ	" منٹگمری
۴۶۲	سید علی شاہ صاحب	" گورداسپور
۴۶۳	منشی محمد طفیل صاحب	" "
۴۶۴	امین خاتون صاحبہ	ڈھاکہ (بنگال)
۴۶۵	رابعہ خاتون صاحبہ	" "
۴۶۶	محمد صدیق صاحب	" "
۴۶۷	فقیر محمد صاحب	" "
۴۶۸	شیخ مختار علی صاحب	" "
۴۶۹	Nurul Afsar	Dhacca Bengal
۴۷۰	Subaha Bibi	" "
۴۷۱	Chademan Shekh	" "
۴۷۲	Raj Lakshi Bibi	" "
۴۷۳	Muhammed Tayjuddin	" "
۴۷۴	Halema Bibi	" "
۴۷۵	Parisau Bibi	" "
۴۷۶	Mohd Wad Ali Shekh	" "
۴۷۷	Pachu Shekh	" "
۴۷۸	Pachu Gharami	" "
۴۷۹	Muhammad Ayub Ali	" "

فخرالدین ملتانی کی غیر مبایعین سے سازباز

(۱) میاں ناصر علی صاحب جھنگ سے لکھتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے فخرالدین نے اپنے اشتہارات پیغامیوں کو بھجوائے ہیں۔ ہمارے میاں صاحب (خان بہادر میاں غلام رسول صاحب) کے نام بھی ایک پلندہ آیا ہے۔

(۲) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل شملہ سے لکھتے ہیں۔

میاں فخرالدین ملتانی نے جو اشتہار بعنوان "میرے پراسرار اخراج کے اعلان کی حقیقت اور مکروہ پروپیگنڈا" شائع کیا ہے۔ اسے کل ۲۷ر جون کو ایک آدمی جو کہ پیغامیوں کی انجمن کے مکان میں رہتا ہے تقسیم کررہا تھا۔ اس کے پاس اس وقت چالیس کے قریب اشتہار تھے۔ وہ مدت سے پیغامیوں کے پاس رہتا ہے اس کا نام علی احمد ہے۔ فخرالدین نے اشتہار میں جو یہ لکھا ہے کہ میرا پیغامیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ پیغامی اس کا اشتہار شوق سے تقسیم کرتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز باجماعت پڑھنے کی سخت تاکید

ولی کی رضامندی کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہو سکتا

تحریک جدید کے چندوں کے متعلق ایک اعتراض کا جواب

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۸۔ جون ۱۹۳۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
دو تین سال ہوئے۔ میں نے

قادیان کی تنظیم مساجد کے مطابق

کرنے کے متعلق بعض ہدایات دی تھیں۔ اور میری غرض اس تنظیم سے یہ تھی۔ کہ ایک تو

نماز باجماعت

جو اسلام کا نہایت ہی اہم اصل ہے۔ اور جس کے بغیر انسان مومن ہی نہیں ہو سکتا اس کی طرف جماعت کو زیادہ توجہ ہو جائے اور دوسرے لوگوں کا اجتماع خدا کے گھر میں پانچ اوقات میں ایسی طرز پر ہو۔ کہ سلسلہ کے کارکن انہیں

دین کے متعلق واقفیت

بہم پہونچاتے ہوئے ضروری مسائل سے آگاہ رکھ سکیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں پہلے زمانہ کی نسبت تو اس انتظام کے بعد نماز باجماعت کی ادائیگی میں ترقی نظر آتی ہے لیکن جو دوسری غرض تھی۔ کہ اس اجتماع کو دینی واقفیت اور تربیت کا ذریعہ بنایا جائے مجھے اس میں بہت سی کمی دکھائی دیتی ہے اور

مساجد کے اجتماع

سے محلے والے وہ فائدہ نہیں اٹھاتے جو انہیں اٹھانا چاہیئے۔ اور نہ وہ نفع حاصل کرتے ہیں۔ جس نفع کا حاصل کرنا خدا تعالیٰ کا منشا ہے۔ بلکہ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ گو پہلے زمانہ کی نسبت نماز باجماعت کی پابندی اب زیادہ ہے۔ مگر جب میں نے ابتدا میں یہ ہدایت کی تھی۔ تو جس زور شور سے لوگ باجماعت نماز میں شامل ہوا کرتے تھے۔ وہ زور شور مجھے اب نظر نہیں آتا۔ میں نے تاکید کی تھی۔ کہ خصوصیت سے

بچوں اور نوجوانوں کو

مساجد میں لایا جائے۔ کیونکہ اسی عمر میں انہیں باجماعت نماز کی عادت پڑ سکتی ہے چنانچہ اس کے مطابق کثرت سے بچے اور نوجوان مساجد میں آتے۔ اور چھوٹی مسجد کے متعلق تو مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ بالکل پُر ہو جاتی تھی۔ اور دوسرے حصہ مسجد میں بعض کو نماز پڑھنی پڑتی تھی۔ مجھے یاد ہے۔ اس وقت نہایت کثرت سے بچے آتے۔ مگر اب وہ شکلیں مجھے کم نظر آتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب لوگوں میں نماز باجماعت کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔ اور نماز کے فوائد ان کے کانوں تک نہیں پہونچتے۔ تو آہستہ آہستہ لوگ ان مسائل سے غافل ہو جاتے ہیں اور دین میں بہت بڑا رخنہ واقعہ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ

نماز باجماعت کے کئی فائدے

ہیں۔ اوّل تو نماز باجماعت کی پابندی سے اسلام اور ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ گویا یہ پہلا فائدہ ہے۔ جو نماز باجماعت سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے نماز باجماعت کی ادائیگی کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کا فضل نازل ہوتا ہے تیسرے جماعت میں اتحاد و اتفاق پیدا ہوتا ہے۔ چوتھے لوگوں کو ایک دوسرے کے حالات کا علم ہوتا رہتا ہے۔ پانچویں جب بغیر کسی خاص تحریک کے پانچ وقت اجتماع ہو۔ تو اس اجتماع سے یہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کہ

ضروری مسائل

سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے اور انکی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری تقاریر کرائی جائیں۔ ان فوائد میں سے آخری فائدہ ایسا ہے۔ جو خود توجہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر توجہ نہ کی جائے۔ تو یہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ ہماری جماعت نے پانچ وقتوں کے اجتماعات سے اس لحاظ سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ نہیں کی اس لئے میں دیکھتا ہوں۔ کہ قادیان میں بعض دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معمولی دینی مسائل

سے بھی لوگ ناواقف رہتے ہیں پس آج ایک تو میں تمام محلوں والوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان میں سے ہر ایک کو نماز باجماعت میں شامل ہونا چاہیئے سوائے اسکے جو اتنی دور کام پر گیا ہوا ہو کہ وہاں سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے نہ آسکتا ہو۔ یا بیمار اور معذور ہو۔ اس قسم کی مستثنیات ہمیشہ موجود ہوتی ہیں۔ دیکھو اللہ تعالے نے بھی

مستثنیات کا سلسلہ

کیا شروع کیا ہے۔ ہماری شریعت کا حکم ہے۔ اگر انسان کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ جائے۔ بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھے۔ اور اگر لیٹ کر اشاروں سے بھی نہ پڑھ سکے تو دل میں ہی پڑھ لے۔ پھر وضو کے لئے کس طرح مستثنیٰ مقرر کر دیا۔ کہ پانی سے وضو کرو۔ اور اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر لو۔ غرض ہر حالت کے لئے ہماری شریعت نے مستثنیات رکھی ہیں۔ پس ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ خواہ کیسی ہی حالت ہو نماز کے لئے مسجد میں آنا چاہیئے۔ ایک شخص بیمار ہو۔ تو وہ بیماری کی حالت میں مسجد میں نہیں آسکتا۔ ایک شخص اپنے کاروبار کے لئے دو تین میل دُور جاتا ہے۔ تو اس کے لئے سوائے اس کے کوئی صورت نہیں کہ یا اکیلے نماز پڑھے۔ یا کسی اور کو اپنے ساتھ شامل کر کے جماعت کرلے۔ تو ان مستثنیات کو علیحدہ کر کے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت کے

تمام دوست نماز باجماعت میں شامل ہوں

بعض افسر شکوہ کرتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ مگر وہ پھر بھی نماز باجماعت کے لئے نہیں آتے۔ میرے نزدیک اتنی مایوسی کی حالت نہیں ہوئی جتنی وہ ظاہر کرتے ہیں۔ آخر جو شخص خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے اس کے سامنے اگر کھول کر بیان کیا جائے۔ کہ اسلام نے نماز باجماعت کی کتنی تاکید کی ہے۔ اور اس کے کیا فوائد ہیں۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا کوئی شخص باجماعت نماز میں شامل ہونے میں تامل کرے۔ سوائے ایسے شخص کے جس کے ایمان میں خلل واقع ہو چکا ہو تو میں سمجھتا ہوں لوگوں کو پورے طور پر سمجھایا نہیں جاتا۔ اس وجہ سے وہ چھوٹے چھوٹے حرج کے خوف سے نماز باجماعت میں شامل ہونے سے کوتاہی کر جاتے ہیں لیکن اگر

سلسلہ کے علماء

اس طرف توجہ کریں۔ اور وہ گھروں پر پہونچکر لوگوں کو ان مسائل سے آگاہ کریں تو میں سمجھتا ہوں بہت سے لوگوں کی اصلاح ہو جائے۔ اور جو باوجود سمجھانے کے اپنی اصلاح نہیں کرے گا۔ اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ مومن نہیں۔ کیونکہ اس نے اپنے نفاق پر خود مہر لگا دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص

نماز باجماعت کی پابندی

نہیں کرتا۔ وہ منافق ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ عشاء اور فجر کی نمازوں میں نہیں آتے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ ظہر عصر اور شام کی نمازوں میں زمیندار اپنے کھیتوں پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یا کام ختم کر کے واپس آنے کی تیاری میں ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر وقت سب مسلمانوں سے یہ امید کرنا کہ وہ مسجد میں آئیں ایک ناواجب مطالبہ ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کا ذکر نہیں کیا۔ ورنہ جماعت کے ساتھ تو سب نمازیں ہی ضروری ہیں۔ پس اس وقت ہمارا بھی ان سے یہی مطالبہ ہوگا۔ کہ اگر وہ اکیلے ہیں تو اکیلے نماز پڑھ لیں۔ اور اگر کوئی دوسرا مل سکے۔ تو اس سے مل کر جماعت کرالیں۔ لیکن

عشاء اور فجر دو وقت

ایسے ہیں جب لوگ بالعموم اپنے گھروں پر ہوتے ہیں۔ زمینداروں میں سے ایک حصہ گو ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو فجر سے پہلے اپنے کھیتوں میں چلا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ تر گھروں پر موجود ہوتے ہیں۔ پس چونکہ یہ ایسے وقت ہیں جن میں عذر بہت کم اور شاذ ہوتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو لوگ عشاء اور فجر کی نمازیں نہیں آتے۔ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اپنی جگہ کسی اور کو امام بناؤں۔ جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ اور کچھ لوگ اپنے ساتھ لوں۔ اور ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھوا دوں۔ اور ان لوگوں کے مکانوں پر جا کر جو عشاء اور فجر کی نمازوں میں نہیں آتے آگ لگا دوں اور انہیں گھروں سمیت جلا ڈالوں۔ دیکھو ہماری شریعت میں نماز باجماعت نہ پڑھنے کے متعلق کتنا شدید حکم ہے۔ اور وہ بھی ایسے انسان کی طرف سے جو رحم مجسم تھا جس نے

شدید ترین دشمنوں سے عفو کا سلوک

کیا۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ جو لوگ نماز باجماعت میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ اس قابل ہیں کہ زندہ جلا دیئے جائیں۔ کیونکہ ان میں انسانیت کا شائبہ تک باقی نہیں رہا۔ اگر شریعت کے یہ احکام لوگوں کو بتائے جائیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے انہیں مسائل سمجھائے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ جو مومن ہیں وہ اپنی اصلاح ضرور کرلیں گے پس محلہ کے افسروں پر اس کی بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح سلسلہ کے علماء پر بھی بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اول تو ہر محلہ کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان لوگوں کو سمجھائیں جو نماز باجماعت میں شامل نہیں ہوتے اگر ان کے سمجھانے سے نہ سمجھیں۔ تو سلسلہ کے علماء کو ان کے پاس لے جائیں۔ اور سمجھانے کی کوشش کریں۔ اور اگر کوئی ایسا ہو جس کی پھر بھی اصلاح نہ ہو۔ تو اس کی شکایت میرے پاس کی جائے۔ لیکن میرے پاس شکایت کرنے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ اس پر

خود حجت تمام کرلو

یہ نہیں کہ مسجد میں وعظ کیا۔ اور سمجھ لیا کہ ہمارا فرض ادا ہو گیا۔ بلکہ جو لوگ نہیں آتے۔ ان کے گھروں پر پہونچکر انہیں سمجھایا جائے۔ ان کی بیویوں اور بچوں کو بھی سمجھایا جائے۔ تاکہ اگر ان میں سے کوئی غلطی کرے۔ تو دُوسرا اسے ہوشیار کر سکے۔ اسی طرح چاہیئے کہ علماء کو گھروں پر لے جایا جائے۔ اور ان کے ذریعہ سمجھایا جائے۔ اور اگر ان دو صورتوں کے بعد بھی کسی شخص کی اصلاح نہ ہو۔ تو پھر مجھے لکھو۔ میں ایسے شخص کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ اور اگر وہ نہیں مانے گا۔ تو میں سمجھونگا۔ ایسا شخص صرف نام کے طور پر احمدیت میں شامل ہے۔ دل اس کا احمدیت کی صداقت پر ایمان نہیں رکھتا۔ پھر ایسے لوگوں کا ہماری جماعت میں شامل رہنا زیادہ مضر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ نکل جائیں ؛

اسی طرح

نماز باجماعت کا ایک بہت بڑا فائدہ

یہ ہے۔ کہ اس طرح لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ہر محلے والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ علماء سلسلہ کو لے جایا کریں۔ اور ان روزمرہ کام آنے والے مسائل کے متعلق جن کا جاننا ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ ان سے وعظ کرایا کریں۔ مثلاً جن محلوں میں تاجر زیادہ ہیں۔ ان میں تاجرانہ ایمانداری کے متعلق وعظ ہونے چاہئیں۔ جن میں زمیندار زیادہ ہیں۔ ان میں انہی

عیبوں کے متعلق لیکچر

دلانے چاہئیں۔ جن میں بالعموم زمیندار مبتلا ہوتے ہیں۔ مثلاً لڑکیوں کو ورثہ نہ دینا سودی قرض لینا اور اسی طرح کے اور معاملات جو عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ہزاروں مسائل ایسے ہیں۔ جن سے عوام ان سے واقف نہیں ہوتے۔ بے شک جب وہ ان عیوب کا ارتکاب کریں گے۔ ہم انہیں مجرم قرار دیں گے۔ لیکن ان کا جرم

غفلت کی وجہ سے

ہوگا۔ شرارت کی وجہ سے نہیں۔ پس یہ ایک عظیم الشان فائدہ ہے۔ جو نماز باجماعت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن نماز باجماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے لوگ ان فوائد سے محروم رہتے ہیں۔ اور وہ بعض دفعہ ایسی حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ کہ انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ میں قادیان میں دو تین سال سے ایسے حالات دیکھ رہا ہوں۔ کہ اگر میری ہدایات کی پابندی کی جاتی۔ اور محلوں میں علماء سلسلہ کے وعظ ہوتے رہتے تو وہ واقعات یا تو بالکل نمودار نہ ہوتے۔ یا اگر ہوتے تو بہت کم۔

ہمارے زمینداروں میں سکھوں کے ساتھ رہائش رکھنے کی وجہ سے

مرد و عورت کے تعلقات

کے متعلق اسلامی تعلیم سے بہت حد تک غفلت پیدا ہو گئی ہے۔ سکھوں میں عام طور پر شادی کے طریق اسلامی طریق کے بالکل خلاف ہیں۔ مثلاً چدر ڈال دیتے ہیں۔ یا اگر لڑکی راضی ہو تو ماں باپ کی مرضی کے بغیر اس سے شادی کر لیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی یہ رسوم مسلمانوں میں بھی پیدا ہو گئی ہیں۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم اس کے بالکل الٹ ہے۔ اسلام میں عورت سے برابر کا سلوک کیا جاتا ہے۔ جیسے حق مردوں کے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح عورت کے بھی رکھے گئے ہیں۔ اور نکاح کے متعلق تو خصوصیت سے اسلام نے بعض قوانین مقرر کئے ہیں۔ جب تک ان قوانین کی پابندی نہ کی جائے۔ اس وقت تک انسان گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ لیکن متواتر میرے پاس ایسے کیس آئے ہیں۔ اور گو عام طور پر وہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جن میں قادیان سے باہر رہنے والے لوگ مبتلا ہوتے ہیں یا بعض دفعہ قادیان کا کیس ہوتا ہے۔ لیکن اس کی ابتداء باہر کی زندگی سے ہوئی ہوتی ہے لیکن بہرحال وہ قادیان کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اور ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں۔ کہ بعض لوگ عورتوں سے بغیر ان کے ماں باپ یا بھائیوں یا چچاؤں کی رضامندی کے

محض عورت کی رضامندی

دیکھ کر شادی کر لیتے ہیں۔ اور اسے بالکل جائز سمجھتے ہیں۔ چونکہ عام طور پر زمینداروں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جب لڑکی بالغ ہو جائے۔ اور کسی جگہ وہ اپنی رضامندی کا اظہار کر دے۔ تو ماں باپ یا بھائیوں یا چچوں کی رضامندی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لئے وہ ایسی لڑکیوں سے شادی کر لیتے۔ اور انہیں اپنے گھروں میں بسا لیتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے ایسے نکاحوں کی ہرگز اجازت نہیں دی۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ

لانکاح الّا بولی

ولی کی رضامندی کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہو سکتا۔ اوّل ولی جو شریعت نے مقرر کیا۔ باپ ہے۔ باپ نہ ہو۔ تو پھر بھائی ولی ہیں۔ اور اگر بھائی نہ ہوں۔ تو چچے ولی ہیں۔ غرض قریب اور بعید کے جدی رشتہ دار ایک دوسرے کے بعد ولی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر کسی لڑکی کا باپ موجود ہو۔ تو اس کی اجازت کے بغیر سوائے مذہبی تباین اور پھر قضا کی اجازت کے بغیر ہرگز نکاح جائز نہیں۔ اگر باپ نہ ہو۔ تو بھائیوں کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ اگر بھائی نہ ہوں۔ تو چچوں کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی بھی جدی رشتہ دار موجود نہ ہو۔ تو قاضی یا عدالت کی اجازت سے اس لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے بغیر جو نکاح ہو۔ اگر مسلمانوں نے کیا ہو۔ تو اس کا نام اسلام نے

نکاح نہیں بلکہ ادھالا

رکھا ہے۔

ابھی چند دن ہوئے میرے پاس

ایک کیس

آیا۔ چند غیر احمدی میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا۔ ہماری لڑکی آپ کا ایک احمدی نکال لے آیا ہے۔ اول تو میرے لئے یہی سننا سخت شرمندگی کا موجب تھا۔ کہ ایک احمدی کسی کی لڑکی نکال لائے۔ لیکن جب ایسے واقعات ہوں۔ تو سننے ہی پڑتے ہیں۔ میں نے بھی ان کے واقعات سُنے۔ اور ناظر صاحب امور عامہ کو چٹھی لکھی۔ کہ اس لڑکی اور لڑکے کا پتہ لگایا جائے۔ کہ آیا وہ یہاں ہیں۔ یا نہیں۔ تحقیق پر معلوم ہوا۔ کہ وہ لڑکی یہاں ہے۔ لیکن کسی گھر میں پوشیدہ ہے۔ پرسوں رات میں سو چکا تھا۔ بارہ یا ایک بجے کا وقت تھا۔ چونکہ ہم گیارہ بارہ بجے کے درمیان سوتے ہیں اس لئے وہ بارہ بجے کے بعد کا وقت ہوگا۔ کہ کسی نے آ کر مجھے جگایا۔ اور کہا کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب نے جو ناظر امور عامہ ہیں۔ رقعہ بھیجا ہے میں نے وہ رقعہ کھولا۔ تو اس میں لکھا تھا۔ کہ

لڑکی مل گئی ہے

اور وہ فلاں گھر میں موجود ہے۔ اور محلے والوں نے مکان پر پہرہ لگا دیا ہے۔ تا وہ کہیں نکل نہ جائے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کریں۔ میں نے انہیں لکھا۔ کہ جن کے مکان میں وہ رہتی ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ انہیں سارے حالات کا علم ہے یا نہیں۔ اس لئے آپ انہیں سمجھا دیں کہ یہ شریعت کے خلاف بات ہے۔ اور کسی غیر لڑکی کو اس طرح نکاح میں لے آنا ہرگز جائز نہیں۔ چاہے وہ بالغ ہی کیوں نہ ہو۔ پس آپ کو چاہیئے کہ لڑکی رشتہ داروں کے سپرد کرا دیں اور اگر وہ لڑکی رشتہ داروں کے سپرد نہ کریں۔ اور معاملہ پولیس کے سپرد ہو سکتا ہو۔ تو پولیس کے پاس پہونچا دیا جائے۔ اور انہیں ہماری طرف سے اچھی طرح بتا دیا جائے کہ

اسلامی شریعت

کے رُو سے یہ بات جائز نہیں۔

اس کے بعد مجھے رات کو کچھ معلوم نہیں ہوا۔ البتہ صبح کو ایک عورت میرے پاس آئی۔ جو اس لڑکے کی والدہ تھی جس پر یہ الزام لگا۔ کہ اس نے لڑکی نکالی۔ وہ کہنے لگی۔ میرا خسر گیا تا احمدی تھا۔ اور اس نے احمدیت کی خاطر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ اس لڑکی کے متعلق اس کے رشتہ داروں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ میرے لڑکے سے بیاہ دیں گے۔ لیکن بعد میں ان کی نیت بدل گئی۔ اور انہوں نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ لڑکی کو جب یہ بات معلوم ہوئی۔ تو وہ بھاگ کر قادیان آ گئی۔ اس کے رشتے دار اس کے پیچھے پہونچ گئے۔ ہم نے انہیں کہا۔ کہ اپنی لڑکی بے شک لے جاؤ۔ مگر وہ لڑکی گئی نہیں محلہ کے جو افسر تھے۔ انہیں جب یہ معلوم ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ تم قادیان سے چلے جاؤ۔ چنانچہ ہم باہر گئے۔ اور ایک جگہ اس لڑکی سے نکاح پڑھوا کے واپس آ گئے۔ میں نے اس عورت کو سمجھایا۔ کہ دیکھو۔ سوال یہ نہیں۔ کہ تمہارے لڑکے نے اب اس لڑکی سے نکاح کر لیا ہے۔ یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ آیا شریعت نے اس نکاح کی اجازت دی ہے یا نہیں میں نے کہا تم کہتی ہو۔ کہ ہم نے

احمدیت کی خاطر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں

اگر یہ بات درست ہے۔ تو تم خود ہی بتاؤ۔ اگر تم اپنی اس حرکت سے اسلام اور احمدیت کی بدنامی کا موجب بن جاؤ۔ تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ تمہاری تمام تکلیفیں جو تم نے

احمدیت کی خاطر

برداشت کیں۔ رائگاں چلی جائیں گی اور تمہاری عاقبت خراب ہو جائیگی۔ وہ کہنے لگی۔ لڑکی کہتی تھی۔ کہ میں مر جاؤں گی۔ لیکن کسی اور جگہ نہیں جاؤں گی۔

میں نے کہا۔ اگر وہ مرتی۔ تو اس کا گناہ اس پر ہوتا۔ تم پر نہ ہوتا۔ یا گورنمنٹ پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی۔ تمہارا کام یہی تھا۔ کہ تم اُسے رخصت کر دیتے۔ اور کہہ دیتے کہ جب تک تمہارا ولی راضی نہ ہو جائے اس وقت تک تم ہمارے ہاں نہ آؤ۔ پھر میں نے کہا۔ تمہارے لئے اب بھی یہی مناسب ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکی واپس کردو

اور پھر اس کے رشتہ داروں کی منت سماجت کرو۔ کہ اب تمہاری بھی ذلت ہے اور ہماری بھی ذلت۔ بہتر یہی ہے۔ کہ یہ نکاح قائم رکھا جائے۔

اس کے بعد مجھے معلوم نہیں ہوا کہ کیا ہوا۔ لیکن آج مجھے پھر ایک چٹھی ملی۔ اور وہ چٹھی ان لوگوں کی طرف سے ہے۔ جن کا اصل مکان ہے۔ وہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ محلے والے انہیں وق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ لڑکی یہاں کیوں رہتی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس معاملہ کا ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا۔ مجھے دوسرے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ معاملہ پولیس کے دخل دینے والا نہیں۔ لڑکی جوان ہے۔ اور وہ مجسٹریٹ کے سامنے بیان دے چکی ہے۔ کہ میں اسی لڑکے کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ لیکن خواہ مجسٹریٹ کے سامنے وہ لڑکی بیان دے چکی ہو۔ کسی مجسٹریٹ کسی قاضی اور کسی حکومت کے کہنے سے یہ نکاح جائز نہیں ہوسکتا۔

جس بات کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ناجائز قرار دیا ہے

اگر اس بات کو ساری دنیا کی حکومتیں مل کر بھی جائز قرار دیں۔ تو وہ جائز نہیں ہوسکتی۔ ایک غیر احمدی کے لئے ایک ہندو کے لئے اور ایک عیسائی کے لئے حکومت کا قانون تسلی کا موجب ہوسکتا ہے۔ کیونکہ غیر احمدیوں کے پاس گو ایک سچا مذہب ہے۔ لیکن وہ اس کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ قرآن مجید ان کے پاس ہے۔ لیکن وہ اسے بھول چکے ہیں۔ عیسائی شریعت کو لعنت قرار دیتے ہیں۔ اور ان کے ہاں شریعت دستور اور رسم ورواج کا نام ہے۔ ہندو بھی مذہب سے بیگانہ ہو چکے ہیں لیکن ہمارے ہاں صرف وہ ہے جو

شریعت پر عمل

کرتا ہے۔ اور اسی شریعت اسلامی کو دنیا میں صحیح طور پر قائم کرنا احمدیت کی غرض ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔ اور واقعہ میں آپ اسی کی طرف سے ہیں۔ تو ہماری شریعت یہی کہتی ہے۔ کہ ولی کی اجازت کے بغیر سوائے ان مستثنیات کے جن کا استثناء خود شریعت نے رکھا ہے۔ کوئی نکاح جائز نہیں۔ اور اگر ہوگا تو ناجائز نکاح ہوگا اور اوھالا ہوگا۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ایسے لوگوں کو سمجھائیں۔ اور اگر نہ سمجھیں تو ان سے قطع تعلق کریں۔

اس قسم کے واقعات بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک لڑکی نے جو جوان تھی ایک شخص سے شادی کی خواہش کی۔ مگر اس کے باپ نے نہ مانا۔ وہ دونوں ننگل چلے گئے اور جا کر کسی ملاں سے نکاح پڑھا لیا۔ اور کہنا شروع کر دیا کہ ان کی شادی ہوگئی ہے۔ پھر وہ قادیان آگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہوا تو آپ نے ان دونوں کو قادیان سے نکال دیا اور فرمایا یہ

شریعت کے خلاف فعل

ہے۔ کہ محض لڑکی کی رضامندی دیکھ کر ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا جائے وہاں بھی لڑکی راضی تھی۔ اور کہتی تھی کہ میں اس مرد سے شادی کروں گی لیکن چونکہ ولی کی اجازت کے بغیر انہوں نے نکاح پڑھوایا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں قادیان سے نکال دیا۔ اسی طرح یہ جو نکاح ہوا۔ یہ بھی ناجائز ہے۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جو میں نے اس مائی سے کہی۔ میں نے اسے کہا۔ دیکھو اس وقت تمہارے بیٹے کو رشتہ مل رہا ہے اس لئے تم کہتی ہو جب لڑکی راضی ہے۔ تو کسی ولی کی رضامندی کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن تمہاری بھی لڑکیاں ہیں اور اگر وہ بیاہی جا چکی ہیں۔ تو ان کی لڑکیاں ہوں گی۔ کیا تم یہ پسند کرتی ہو۔ کہ ان میں سے کوئی لڑکی اسی طرح نکل کر کسی غیر مرد کے ساتھ چلی جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ ایک مقام پر فرماتا ہے کہ یتیموں سے بدسلوکی نہ کرو۔ کیونکہ اگر آج کوئی اور یتیم ہے تو کل تمہارے گھر میں بھی یتیم بن سکتے ہیں۔ اسی طرح میں نے اس سے کہا۔ تم سوچو اگر کل تمہاری بیٹی یا نواسی اوھل کر چلی جائے تو کیا تم ٹھنڈے دل سے یہ کہنے کے لئے تیار ہوگی۔ کہ ہم اس کے جانے پر خوش ہیں کیا ہوا۔ اگر ہم ناراض ہیں۔ وہ تو جس جگہ گئی اس جگہ جانے پر راضی تھی۔ اگر

کوئی شریف گھرانہ

اپنی لڑکیوں کے متعلق اس قسم کی بات برداشت نہیں کرسکتا۔ تو دوسروں کی لڑکیوں کے متعلق بھی یہ بات برداشت نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن ہوتا یہ ہے۔ کہ اگر کسی اور کی لڑکی ولی کی رضامندی کے بغیر آجائے تو کہتے ہیں۔ ہم کیا کریں۔ لڑکی کی مرضی یہی تھی۔ اور جب ان کی اپنی لڑکی کسی غیر مرد کے ساتھ نکل جائے تو کہتے ہیں اس

بے حیا کا سر کاٹ دینا چاہیئے

جس سے معلوم ہوا کہ نفس اندر سے انہیں بھی مجرم قرار دے رہا ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک دفعہ ایک چور سے کہا۔ دیکھو تم لوگوں پر کتنا ظلم کرتے ہو۔ ان کی محنت کی کمائی تم جا کر چرا لاتے ہو۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ وہ کہنے لگا۔ واہ مولوی صاحب آپ نے بھی عجیب بات کہی۔ بھلا ہمارے جیسی بھی کوئی شخص محنت کرتا ہے۔ لوگ دن کو محنت کرتے ہیں۔ اور ہم رات کو جب تمام لوگ آرام سے سوئے ہوئے ہوتے ہیں روزی کمانے کیلئے نکلتے اور اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں۔ کیا اس سے زیادہ بھی کوئی حلال کی روزی ہے۔ آپ فرماتے میں نے سمجھا یہ اس طرح قابو نہیں آئیگا۔ کسی اور طرح اسے سمجھانا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے اس سے اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کردیں۔ اور پوچھا تم چوری کس طرح کرتے ہو۔ کہنے لگا چوری کے لئے پانچ آدمی ہونے ضروری ہیں۔ ایک تو گھر کا رازدان ہوتا ہے وہ بتاتا ہے کہ فلاں فلاں جگہ سے راستہ ہے۔ فلاں جگہ اتنا مال پڑا ہے۔ گھر والے باہر سوتے ہیں یا اندر وہ ہوشیار رہتے ہیں۔ یا غافل پھر ایک سینده لگانے کا مشاق ہوتا ہے۔ ایک آدمی اندر جاتا ہے۔ ایک دور کھڑا پہرہ دیتا رہتا ہے۔ اور ایک سنار ہوتا ہے۔ جب ہم زیور چرا کر لاتے ہیں۔ تو اس سنار کے پاس لے جاتے ہیں۔ وہ فوراً گلا دیتا ہے۔ اور پھر کوئی پہچان بھی نہیں سکتا۔ کہ کس کا زیور ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں نے اسے کہا۔ اگر وہ سنار کچھ سونا رکھ لے تو تم کیا کرو۔ تم کوئی نالش تو کر نہیں سکتے وہ بڑے غصے سے کہنے لگا۔ کیا وہ اتنا بے ایمان ہو جائیگا۔ کہ ہم اسے سونا دیں اور وہ رکھ لے میں نے کہا تم ابھی تو یہ کہہ رہے تھے کہ اصل حلال روزی ہماری ہی ہے۔ اور ابھی سنار کو تم سونا چرانے پر بے ایمان بتا رہے ہو۔ یہ کیا بات ہے۔ تو اصل بات یہ ہے۔ کہ جب

دوسرے کے مال کی چوری

ہو تو انسان کہتا ہے۔ یہ چوری نہیں کسب ہے اور جب اپنے مال کا سوال آجائے۔ تو کہنے لگ جاتا ہے۔ کیا کوئی اتنا بھی بے ایمان ہوگیا ہے۔ کہ ہمارا مال چرا لے۔ تو شریعت نے اچھے برے فعل کے پہچاننے کا یہ ایک نہایت ہی آسان گر بتا دیا ہے۔ وہ کہتی ہے جب تم کسی سے کوئی معاملہ کرو تو یہ سوچ لیا کرو۔ کہ اگر وہی معاملہ تم سے کیا جائے۔ تو تم خوش ہو یا ناراض۔ اسی طرح سوچ لو کہ اگر تمہاری لڑکیاں کسی جگہ راضی ہوں اور تم ناراض۔ اور پھر وہ تمہاری رضامندی کے خلاف گھر سے باہر جا کر کسی سے نکاح پڑھوا لیں تو کیا تم ہنستے ہوئے لوگوں سے یہ ذکر کرو گے کہ

ان مرضوں کی دوا مفت طلب کرو

ذیابیطس۔ مرگی۔ بواسیر۔ سل دق۔ دمہ۔ برائے اولاد نرینہ سیلان الرحم اٹھرا بواسیر آتشک سوزاک پائیوریا بھولا۔ ناخنہ نکرے چنبل خارش زیر ادر بچوں کا سوکھ جانا آرڈر کے ہمراہ برائے محصول پارسل وغیرہ ہر دوا کیلئے ۱۰ کے ٹکٹ اور یہ تحریر ضرور روانہ کرو۔ میں اپنی جان ومال ایمان اولاد اور کاروبار پر اپنے معبود کو گواہ کرکے لکھتا ہوں کہ آپکی دوا سے آرام آنے پر اتنے روپے آپکی نذر کرونگا۔ نوٹ غربا کم از کم تین روپے اور امرا حسب حیثیت وعدہ فرمائیں۔ منیجر دفتر دی ورلڈ ہیلتھ سروس نزد مسلم ہائی سکول لکھنو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج ہماری لڑکی اپنی مرضی سے فلاں مرد کے ساتھ نکل گئی - یا شرم محسوس کرو گے - اگر تم اپنے متعلق اس قسم کے واقعات کو پسند کرو - اور کہو - کہ خدا کرے ہماری لڑکیوں کے ساتھ بھی یہ واقعات پیش آئیں - تب تو میں مان لوں گا - کہ تمہاری فطرت اسے جائز قرار دیتی ہے - لیکن اگر تم اس کے لئے تیار نہ ہو - تو سمجھ لو - کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے - وہی پاک اور سچی تعلیم ہے - اور اگر ہم اس بات کی اجازت دے دیں - کہ جہاں لڑکی کا جی چاہے وہاں چلی جائے - تو

قوم کے اخلاق تباہ ہو جائیں

حالانکہ ہمارا قیام لڑکیاں لینے کے لئے نہیں - بلکہ روحانیت قائم کرنے کے لئے ہے - اگر اس کے نتیجہ میں دس ہزار آدمی بھی ہم میں سے مرتد ہوتا ہو - تو اس کا برداشت کرنا ہمارے لئے اس بات سے زیادہ آسان ہے - کہ ہم قومی اخلاق تباہ کر کے دس بیس ہزار لڑکیاں لے آئیں ؛

پس میں پھر اس بات کو کھول کر خطبہ میں بیان کر دیتا ہوں - کہ

ولی کی رضامندی کے بغیر لڑکی کی رضامندی

کوئی چیز نہیں - بے شک گورنمنٹ کا قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے - کہ بالغ لڑکی جہاں چاہے - شادی کرے لیکن گورنمنٹ کا قانون سود لینا بھی جائز سمجھتا ہے - گورنمنٹ کا قانون سؤر کھانا بھی درست قرار دیتا ہے - گورنمنٹ کا قانون شراب پینا بھی درست سمجھتا ہے - مگر کیا اس وجہ سے کہ گورنمنٹ کے قانون میں اس کی اجازت ہے ہمارے لئے

سود لینا یا سؤر کھانا یا شراب پینا

جائز ہے - پھر صرف اس وجہ سے کہ لڑکی مجسٹریٹ کے آگے بیان دے چکی ہے یہ نکاح کس طرح جائز سمجھا جا سکتا ہے بے شک اس فعل پر گورنمنٹ انہیں قید نہیں کرے گی - لیکن اگر وہ اس فعل سے باز نہ آئے - اور انہوں نے سچی توبہ نہ کی - تو یاد رکھیں - ان کے ہاں بھی بیٹیاں ہونے والی ہیں - اور خدا کا قانون دُنیا میں ایسا جاری ہے - کہ

اگر سچی توبہ نہ کی جائے - تو کوئی گناہ بدلہ کے بغیر نہیں رہتا

اور اگر ایک نسل سے بدلہ نہ لیا جائے تو اگلی نسل سے بدلہ لے لیا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں - جن کی بیٹی بھاگی ہے دو چار پشت پہلے انہوں نے بھی کسی کی بیٹی کو بھگایا ہو گا - اور اب جو اس گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں - انہوں نے توبہ نہ کی - تو اللہ تعالےٰ کے ہاں سے انہیں بھی بدلہ مل جائے گا -

پس بہتر ہے - کہ وہ توبہ کریں - اور اپنے اس فعل سے باز آئیں - مگر توبہ یہ نہیں - کہ تم کسی کا روپیہ اٹھا لو - اور اُسے گھر میں رکھ لو - کسی کی بھینس چرا لو اور اسے گھر میں رکھ کر صبح و شام اس کا دُودھ پیو - کسی کے گھوڑے چرا لو - اور دن رات ان پر سواری کرو - اور سو منہ سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے پھرو - یہ تمہارا استغفر اللہ کہنا

بالکل جھوٹا اور بناوٹی

ہو گا - اور خدا اس وقت تک تمہاری توبہ قبول نہیں کرے گا - جب تک تم وہ روپیہ - وہ بھینس - اور وہ گھوڑے ان کے مالکوں کے حوالے نہ کرو - ہاں جب تم یہ چیزیں اصل مالکوں کو دے دیتے ہو - اور پھر استغفر اللہ کہتے ہو - تو اس حالت میں تمہارا استغفر اللہ کہنا قبول ہو سکتا ہے - ورنہ اور کسی صورت میں توبہ قبول نہیں ہو سکتی ؛

اسی طرح اگر یہ لوگ جس عورت کو نکال کر لائے ہیں - اُسے واپس کر دیں اور سچی توبہ کریں - تب تو اللہ تعالےٰ انہیں محفوظ رکھے گا - ورنہ یاد رکھیں -

کسی نہ کسی رنگ میں بدلہ

انہیں مل کر رہے گا - اور اللہ تعالےٰ انہیں ذلت پہونچا کر چھوڑے گا ؛

میں اس موقعہ پر دوسروں کو بھی نصیحت کرتا ہوں - کہ آئندہ جب وہ کسی سے معاملہ کیا کریں - تو یہ دیکھ لیا کریں - کہ اگر ان کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ ہو تو وہ رنج محسوس کریں گے یا خوشی - اگر تمہاری فطرت اپنے متعلق اس قسم کے واقعات کو ناپسند کرے - تو دوسروں کے ساتھ بھی ویسا معاملہ نہ کرو - اور یہ یاد رکھو - کہ تمہاری اپنی خواہشات پر خدا تعالےٰ کا قانون بہرحال مقدم ہے - تم نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا استاد مانا ہے - اب یہ بھی کیا ہوا - کہ تم مونہہ سے تو کہتے ہو - لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ - مگر اعتقاد یہ رکھتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بات بھی کہی ہے - وہ نعوذ باللہ غلط ہے - نمازوں کے متعلق حکم دیتے ہیں - تو تم نمازیں نہیں پڑھتے نکاحوں کے متعلق حکم دیتے ہیں - کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں ہوتا - تو تم یہ بات نہیں مانتے لیکن زبان سے دن رات کہتے جاتے ہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ - جب انسان سچے دل سے کوئی بات کہتا ہے - تو اس کے مطابق عمل بھی کرتا ہے - لیکن جب عمل کی نیت نہ ہو - تو مونہہ سے کچھ اور کہتا ہے - اور عمل سے کچھ اور ظاہر کرتا ہے پس میں اُن تمام رقعے لکھنے والوں کو جو بار بار لکھتے ہیں - کہ لڑکی کی مرضی اسی جگہ تھی - علی الاعلان سمجھا دیتا ہوں - کہ ولی کی رضامندی کے بغیر ہماری شریعت کوئی نکاح تسلیم نہیں کرتی - اور اگر کوئی ایسا نکاح ہو - تو وہ نکاح نہیں اُدھالا ہے ؛

میں امید کرتا ہوں - کہ میرے یہ کہنے کے بعد اب وہ لوگ سمجھ گئے ہونگے - لیکن اگر وہ اب بھی نہ سمجھیں - تو میں ان کو بتا دیتا ہوں - کہ ایسے

لوگوں سے ہمیں ہرگز کوئی ہمدردی نہیں

جو اس قسم کی عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں - بلکہ ہماری ہمدردی ان غیر احمدیوں اور ان سکھوں سے ہوگی - جن کی بیٹیوں کو وہ اپنے گھروں میں لے آتے ہیں - چاہے وہ لڑکیاں راضی ہی کیوں نہ ہوں ؛

میں نے دیکھا ہے - اس قسم کے نقائص کی وجہ سے بعض دفعہ عورت کو یہ سکھا دیا جاتا ہے - کہ تم کہہ دو - میں احمدی ہوں - اور فلاں شخص سے شادی کرنا چاہتی ہوں - تین چار سال ہوئے -

امرتسر سے ایک لڑکی

یہاں آئی - اور کہنے لگی - میں احمدی ہونا چاہتی ہوں - میرا باپ سلسلہ کا شدید مخالف ہے - اور میں برداشت نہیں کر سکتی - کہ وہ سلسلہ کو گالیاں دے - اب میں وہاں سے آگئی ہوں - آپ فلاں شخص سے میری شادی کرا دیں - میں نے کہا - اگر تم سچ مچ احمدی ہوئی ہو - تو پھر پہلے تم یہ اقرار کرو - کہ تم اس شخص سے شادی نہیں کرو گی - بلکہ کسی اور شریف انسان سے شادی کرو گی - ورنہ اگر کسی خاص شخص کو تم معین کرتی ہو - تو اس سے شادی کرنے کے معنے یہ ہیں - کہ تم خدا اور اس کے رسول کے لئے احمدی نہیں ہوئیں - بلکہ اس شخص کے لئے احمدی بنی ہو - وہ کہنے لگی - سچی بات تو یہی ہے - کہ میں اسی کی خاطر احمدی ہوئی ہوں - میں نے کہا - تو پھر میں اس شخص سے تمہاری شادی نہیں کر سکتا - آخر وہ یہاں سے چلی گئی - اور اسی شخص کے پاس جا پہونچی - پھر اس سے اس نے شادی بھی کر لی - لیکن نتیجہ یہ ہوا - کہ اس مرد کا ایمان بھی خراب ہوا - اور چوری کے الزام میں وہ بعد میں قید بھی ہو گیا - گویا نقد بہ نقد سزا اسے مل گئی - اس نے دوسرے کی لڑکی چرائی تھی - خدا نے اسے روپیہ کی چوری کے الزام میں ماخوذ کرا دیا - اور وہ قید ہو گیا اور احمدیت بھی اس کے ہاتھ سے جاتی رہی تو میں یہ بات واضح کر دینی چاہتا ہوں - تا آئندہ ہماری جماعت میں ایسے واقعات رونما نہ ہوں ؛

رشتہ درکار ہے

ایک کنواری لڑکی بعمر ۱۴ - ۱۵ سال قوم ارائیں کے لئے زمیندار قوم سے باروزگار تعلیم یافتہ رشتہ کی ضرورت ہے - یا صاحب جائداد ہو - ارائیں قوم کو ترجیح دی جائے گی خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں - غلام محمد احمدی ہیڈ ٹیچر مڈل سکول جنڈیالہ شیر خان - ڈاکخانہ خاص - ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس امر کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ کہ محض لڑکی کی رضامندی کوئی چیز نہیں۔ جو لڑکی اپنی ولی کی رضامندی کے بغیر کسی خاص شخص پر نظر رکھ کر اس سے شادی کر لیتی ہے۔ اسی کا نام ادھالا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر

کوئی غیر احمدی لڑکی

اس طرح احمدیوں کے پاس آجائے۔ اور وہ کسی خاص آدمی کو مدنظر رکھ کر اس سے شادی کرنے کے لئے آئے تو ہماری جماعت کے دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایسی شادی ہرگز نہ ہو۔ تا ہماری جماعت میں ادھالے کی رسم جاری نہ ہو۔ میں نے یہ مسئلہ اس لئے بتایا ہے۔ تا وہ لوگ جو اس فعل کے ذمہ وار ہیں۔ اور زمیندار بھی اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ جہاں جہاں ایسے واقعات ہوں۔ وہاں ان لوگوں سے

ہمیں کوئی ہمدردی نہیں

ہوگی۔ جو ولی کی رضامندی کے بغیر کسی لڑکی سے نکاح کر لیں۔ بلکہ ہماری ہمدردی ان لوگوں سے ہوگی۔ جن کی لڑکیوں سے ایسا سلوک کیا گیا۔ اگر ہماری جماعت نے اس طریق عمل کو اختیار نہ کیا۔ تو وہ اخلاق قائم کرنے والے نہیں۔ بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والے ہونگے۔ حالانکہ احمدیت اخلاق سنوارنے کے لئے آئی ہے اور میں جیسا کہ بتا چکا ہوں۔ اس قسم کے واقعات کی ذمہ واری بہت حد تک محلوں کے عہدہ داروں پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ مساجد کے اجتماع سے صحیح فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اگر

مساجد میں ہمیشہ وعظ

ہوتے رہیں۔ لوگوں کو بتایا جائے۔ کہ شادی بیاہ کے کیا مسائل ہیں۔ کونسی رسوم منع ہیں۔ کونسے اخلاق احمدیت قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور کونسی بری باتیں وہ دنیا سے دور کرنا چاہتی ہے۔ تو محلے والے ان امور سے آگاہ ہوتے اور گھر والے کبھی یہ شور نہ مچاتے۔ کہ جب لڑکی راضی ہے۔ تو پھر اس نکاح میں کیا حرج ہے۔ ان بیچاروں کو چونکہ یہ مسئلہ معلوم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ اس کی تائید کرنے لگ گئے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے مسلمان کسی کے گھر سے

سؤر کا گوشت

چرا کر کھائے۔ تو وہ کہے میں نے سؤر کا گوشت چرا کر نہیں کھایا۔ مالک مکان کی اجازت لے کر کھایا ہے۔ پھر مجھ پر کیوں ناراض ہوتے ہو۔ حالانکہ مسلمانوں کا اعتراض اس پر یہی نہیں ہوگا کہ تم نے سؤر کا گوشت چرا کر کھایا بلکہ ان کا اعتراض یہ بھی ہوگا۔ کہ تم نے کھایا کیوں۔ اسی واقعہ کے تعلق میں نے دیکھا ہے۔ کئی لوگ شور مچا رہے ہیں کہ جی اس کی مرضی تھی۔ جی اس کی مرضی تھی۔ حالانکہ شریعت یہ کہتی ہے۔ کہ اگر

ولی کی اجازت

نہ ہو۔ تو لڑکی کی ایک مرضی نہیں ہزار مرضی نہیں لاکھ مرضی ہو۔ تب بھی کسی شخص کا اسے اپنے نکاح میں لانا نکاح نہیں بلکہ ادھالا ہے۔ مگر دینی مسائل سے ناواقفیت کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ ادھالے کو برا سمجھتے ہیں۔ مگر خیال کرتے ہیں جب ہم یہ کہدیں گے۔ کہ

لڑکی کی مرضی

یہی تھی۔ تو بات صاف ہو جائے گی۔ حالانکہ اس طرح بات صاف نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ پختہ ہو جاتی ہے:۔

پس اگر ان مسائل سے لوگوں کو واقف رکھا جاتا۔ تو نہ انہیں شرمندگی اٹھانی پڑتی۔ اور نہ ان

جرائم کا ارتکاب

وہ کرتے۔ اور اگر باوجود علم کے وہ ایسے افعال کے مرتکب ہوتے۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ہماری جماعت سے نکلو۔ مگر اب چونکہ لوگوں کو ان مسائل کا علم نہیں۔ اس لئے یہی صورت ہے کہ ہم ان کو سمجھائیں۔ اور انہیں ان مسائل سے واقف کریں۔ پس میں پھر ہر محلہ کے عہدیداروں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی مسجدوں کو آباد کریں۔ اور محلہ میں

کم سے کم ہفتہ میں ایک دفعہ

سلسلہ کے کسی عالم سے شادی بیاہ۔ معاملات اور اخلاق وغیرہ مسائل پر لیکچر دلائے جائیں۔ تا جماعت کے لوگ اس تعلیم سے فائدہ اٹھا سکیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اچھے شہری کے متعلق دی ہے۔ مثال کے طور پر میں

ایک موٹی بات

بیان کر دیتا ہوں۔ پرانے بازار کے آگے جب نیا بازار بنا تو میں بہت خوش ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تعلیم پر عمل ہونے لگا ہے۔ کہ بازار چوڑے ہونے چاہئیں تا لوگوں اور سواریوں کو گزرنے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ لیکن اب مجھے کبھی بازار سے گزرنے کا اتفاق ہو۔ تو میں دیکھتا ہوں کسی نے دو فٹ آگے بڑھا کر تھڑا بنایا ہوا ہے۔ اور کسی نے تین فٹ۔ پھر چھ مہینہ کے بعد گزریں تو وہی تھڑے چار چار فٹ کے بن چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح تھڑے بازار میں بن بن کر گزرنے کا راستہ پھر ذرا سا رہ گیا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ راستہ میں ذرا سی روک ڈالنے والے پر بھی

فرشتہ لعنت بھیجتا ہے

جب ذرا سی روک پیدا کرنے پر اللہ تعالےٰ کی لعنت برستی ہے۔ تو راستے پر قبضہ کرنا کیسا لعنتی کام ہے۔ مگر لوگ یہ کام کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات کا علم ہوتا۔ تو وہ کبھی اس طرح راستوں پر قبضہ نہ جماتے۔ اور اگر مساجد میں ان امور کے متعلق

باقاعدہ وعظ

اور لیکچر ہوتے رہتے۔ تو بد عمل بھی اصلاح کر لیتے۔ مگر اس معمولی سے حکم کی ناواقفیت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ گلیوں میں چلے جاؤ۔ تمہیں تھڑے بنے ہوئے نظر آئیں گے۔ اور ہر شخص یہی چاہے گا۔ کہ تھوڑا سا وہ آگے بڑھا ہے۔ تو تھوڑا سا میں بھی آگے بڑھ جاؤں۔ ان

مسائل سے ناواقف رہنے کی وجہ سے

معلوم نہیں کتنی لعنتیں پڑتی رہتی ہوں گی:۔

پس جماعت کے ایمان کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت کو ان مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ اور انہیں بتایا جائے کہ کون سے امور ایسے ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پسند کئے اور کون سے امور ایسے ہیں جن پر آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ کن باتوں کا آپنے حکم دیا اور کن باتوں سے آپنے لوگوں کو منع فرمایا

اس کے بعد میں ایک اور امر کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ کل مجھے ایک رقعہ ملا ہے۔ میں لکھنے والے کا نام ظاہر نہیں کرتا۔ اس نے

ایک شخص کی شکائت

میرے پاس کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی لکھا ہے۔ کہ میں ڈرتا ہوں اگر تحقیقات کی گئی۔ تو چونکہ یہی لوگ ہمارے افسر بنتے ہیں۔ اس لئے مجھے دق کریں گے۔ اور اس طرح مجھے تکلیف ہوگی۔ اس کے متعلق پہلے تو میں یہی نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ کہ جو کام

خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے

کیا جا رہا ہو اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا

ضرورتِ رشتہ

ایک شریف گھرانے کی لڑکی عمر ۱۴ سال پرائمری پاس۔ امور خانہ داری سے واقف کے لئے برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے، درخواستیں معرفت مینیجر الفضل آنی چاہئیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہمیں اس کے نتیجہ میں تکلیف ہوگی۔ کیا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ احد کی جنگ میں شامل ہوئے تھے۔ تو وہ اپنے ساتھ یہ چیٹھی لکھوا کر لے گئے تھے۔ کہ انہیں کوئی زخم نہیں لگے گا۔ اور نہ اُن میں سے کسی شخص کو دشمن مار سکے گا یا اس نیت سے گئے تھے۔ کہ ہم خدا کے لئے لڑنے جا رہے ہیں۔ چاہے مارے جائیں۔ چاہے زخمی ہوں۔ اگر بعض افسر لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ تو اس لئے دیتے ہیں۔ کہ وہ جانتے ہیں۔ دوسروں میں بزدلی پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر تمہارے اندر بزدلی نہیں۔ اور تمہارا اپنے خدا پر ایمان ہے۔ تو

دنیا کا ظلم

حقیقت ہی کیا رکھتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے انسان سچی بات کو چھپائے۔ میں اپنی زندگی کی مثال پیش کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے چھ سالہ عہد خلافت میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب انجمن پر قابض تھے۔ یہ بسا اوقات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف باتیں کرتے۔ اور جب وہ آپ کے لئے یا سلسلہ کے لئے نقصان دہ ہوتیں تو میں آپ کو بتا دیتا۔ اس پر چہ میگوئیاں بھی ہوتیں۔ میرے خلاف منصوبے بھی ہوتے۔ پھر میں اکیلا تھا۔ اور ان کا ایک جتھہ تھا۔ مگر اس چھ سال کے عرصہ میں کبھی ایک منٹ کے لئے بھی مجھے یہ خیال نہیں آیا۔ کہ میں ان باتوں کو چھپاؤں۔ پھر میں اگر وہ باتیں بتاتا تھا۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر احسان جتاؤں۔ بلکہ اس لئے کہ میں

اخلاق اور روحانیت کے قیام کیلئے

ان باتوں کے انسداد کی ضرورت سمجھتا تھا اس دوران میں بعض دفعہ ایسا بھی ہوا۔ کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میرے متعلق دھوکا اور فریب دیا۔ اور آپ مجھ پر ناراض ہو گئے۔ لیکن میں پھر بھی اپنے

فرض کی ادائیگی سے باز نہ آیا۔

ایک واقعہ مجھے اب تک یاد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیمار تھے۔ جلسہ کے ایام تھے۔ اور آپ کو جلسہ گاہ میں جانے کے لئے سواری کی ضرورت تھی۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ تم نواب صاحب سے میرے لئے گاڑی منگوا دو۔ میں ایک مصلحت سے خود گاڑی نہیں منگوا سکتا۔ خیر میں نے انہیں کہا۔ اور فوراً گاڑی آگئی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس میں بیٹھ کر جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ اور آپ نے تقریر شروع کر دی۔ چونکہ عام طور پر آپ کی تقریر دو اڑھائی گھنٹہ کی ہوا کرتی تھی۔ اس لئے میں نے مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا کہ گاڑی والا ٹھہرا رہے یا چلا جائے وہ کہنے لگے تقریر لمبی ہو جائے گی۔ اس لئے گاڑی والے کے ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ اسے بھجوا دیا جائے۔ جب تقریر ختم ہونے والی ہوئی۔ تو گاڑی منگوا لی جائے گی۔ چنانچہ میں نے اسے کہدیا۔ کہ چلے جاؤ۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد آجانا وہ چلا گیا۔ ادھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابھی چند منٹ ہی تقریر فرمائی تھی۔ کہ آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور آپ نے فرمایا۔ اب ہم چلتے ہیں گاڑی لاؤ۔ میں نے فوراً آدمی دوڑایا کہ جلدی گاڑی لائی جائے مگر اسے آنے میں کچھ دیر لگی۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو ناراضگی پیدا ہوئی۔ اور آپ پیدل ہی چل پڑے مولوی محمد علی صاحب بھی ساتھ ساتھ تھے۔ راستہ میں آپ فرمانے لگے یہ کیسی سخت غلطی کی گئی ہے۔ سب کو پتہ تھا کہ میں بیمار ہوں۔ مگر پھر بھی گاڑی کو نہیں ٹھہرایا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب بھی ہاں میں ہاں ملاتے گئے۔ اور کہنے لگے واقعہ میں ان سے سخت غلطی ہوئی ہے میں نے کہا چونکہ حضور کی تقریر عام طور پر لمبی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ ڈیڑھ دو گھنٹہ تک تقریر ہوگی۔ اور گاڑی والے کو بھی میں نے اس عرصہ کے اندر آنے کو کہدیا تھا۔ حضرت خلیفہ

اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ناراضگی کے لہجہ میں فرمایا۔ عذر تو ہر شخص کر لیتا ہے ہماری پنجابی میں مثل مشہور ہے۔ من حرامی حجتاں ڈھیر۔ یعنی جب کسی کام کو انسان کا دل نہ چاہے۔ تو وہ کئی عذر بنا لیتا ہے۔ میں یہ سن کر خاموش ہو رہا۔ اور میں نے یہ نہیں کہا کہ مولوی محمد علی صاحب جو اس وقت ساری غلطی میرے سر ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے ہی یہ مشورہ دیا تھا۔ اور انہی کے مشورہ پر گاڑی والے کو بھیجا گیا تھا۔

تو جب ہمارے کام محض خدا تعالےٰ کے لئے ہوں۔ تو ان باتوں کی ہمیں پرواہ کیا ہو سکتی ہے۔ پس اس قسم کی باتوں سے ڈرنا اور کہنا کہ جب تحقیقات ہوگی تو افسر آئندہ ہمیں دق کیا کریں گے۔

سخت کمزوری کی علامت

ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ ایسے شخص کو خدا تعالےٰ کی کامل معرفت حاصل نہیں

اب جو باتیں اس نے لکھی ہیں ان کے متعلق تحقیق تو میں بعد میں کروں گا لیکن ان میں سے ایک بات ایسی ہے جس کے متعلق میں آج ہی کچھ کہنا چاہتا ہوں کیونکہ ممکن ہے۔ وہ بات کسی اور کے کان میں بھی ڈالی گئی ہو۔ وہ یہ ہے کہ کسی کہنے والے نے کہا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح نے جو تحریک جدید جاری کی ہے۔ یہ اپنے لئے روپیہ جمع کرنے کے لئے جاری کی ہے۔ اور انہوں نے اس ذریعہ سے جماعت سے

بہت سا روپیہ اکٹھا کر لیا

ہے۔ مجھ پر خلافت سے پہلے بھی کئی قسم کے اعتراضات ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور اب بھی کئی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ اور بہت سے اعتراض ایسے ہوتے ہیں۔ جو معترض پوشیدہ طور پر کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ شائد ان پر پردہ پڑا رہے۔ مگر

مالی معاملات میں

شروع سے میں نے ایسی احتیاط رکھی ہوئی ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے سامنے بھی اعتراضات کو غلط ثابت کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ مجھکو ہدیہ کے طور پر رقم بھجواتے ہیں۔ ایسی رقوم کے متعلق بھی میں نے یہ اصل مقرر کیا ہوا ہے۔ کہ وہ پہلے محاسب کے دفتر میں درج ہو کر پھر میرے نام آتی ہیں تاکہ اگر کوئی اعتراض کرے تو دفتر کے رجسٹر کھول کر اسکے سامنے رکھ دئے جائیں کہ دیکھو کتنا روپیہ آیا۔

اسی طرح

تحریک جدید کے تمام اموال

صدر انجمن احمدیہ کے رجسٹرات میں درج ہوتے اور خزانہ میں داخل ہو کر بلوں کے ذریعہ نکلتے ہیں۔ غرض تحریک جدید کے تمام روپیہ کے متعلق میرا انتظام یہی ہے کہ جو رقم بھی تحریک جدید کی خرچ ہو وہ پہلے صدر انجمن احمدیہ کی طرف منتقل ہو اور اس کی وساطت سے خرچ ہو۔ اور اس سب کا تفصیلی حساب رکھا جاتا ہے۔

صرف ایک مد خاص

ایسی ہے۔ جس کے اخراجات مخفی ہوتے ہیں۔ مگر میں اس کے متعلق بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان مخفی اخراجات کی مد میں سے جو بعض دفعہ خبر رسانیوں اور ایسی ہی اور ضروریات پر جو ہر شخص کو بتائی نہیں جا سکتیں خرچ ہوتی ہے تین سال کے عرصہ میں صرف چار ہزار کے قریب روپیہ ایسا ہے جو میرے توسط سے خرچ ہوا اس مد کا باقی تمام روپیہ دفتر کی وساطت سے خرچ ہوا ہے لیکن اسکے مقابلہ میں تین سال کے عرصہ میں

ہسٹیریا کا مکمل علاج

زبدۃ الحکما علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی صاحب احمدی میڈیکل پریکٹیشنر اینڈ سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ جگر و معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں اختلاج القلب کابوس اور مراق میں از بس مفید ہیں۔ فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ملنے کا پتہ

منیجر ایم وائی فیضی اینڈ کمپنی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹس عزیز منزل فلیمنگ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھ ہزار ایک سو ستانوے روپیہ چندہ

تحریک جدید میں مینے اور میری بیویوں اور بچوں نے دیا ہے - اور اس تین سال کے عرصہ میں آٹھ ہزار روپیہ کے قریب وہ چندہ ہے جو صدر انجمن احمدیہ کو دیا گیا یا جس کا وعدہ ہے - اب تم اس اعتراض کی معقولیت کو خود سمجھ لو کہ مینے تحریک جدید اسلئے جاری کی کہ چار ہزار روپیہ لوں اور چودہ ہزار روپیہ اپنے پاس سے دے دوں - بھلا چار ہزار روپیہ کمانے کے لئے مجھے اتنی بڑی تحریک کی کیا ضرورت تھی -

تحریک جدید کے رجسٹرات کھلے ہیں

وہاں سے ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ چار ہزار کے لگ بھگ رقم میرے توسط سے خرچ ہوئی ہے - یہ نہیں کہ اس چار ہزار کا حساب نہیں حساب اس کا بھی ہے - مگر وہ مخفی ہے اگر کوئی ایسا شخص ہو - جسے آگے بات بیان کرنے کی عادت نہ ہو تو یہ حساب بھی اس شخص کو بتایا جا سکتا ہے - لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے - اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ یہ چار ہزار روپیہ مینے اپنی ذاتی ضروریات پر خرچ کیا تو جب دیکھا جائے کہ اس عرصہ میں صرف تحریک جدید میں مینے چونتیس سو بچانوے روپے چندہ دیا ہے - پہلے سال سات سو بیس دیا تھا - دوسرے سال ایک ہزار چونتیس روپیہ اور اس دفعہ ۱۷ سو ساٹھ روپیہ گویا

چونتیس سو چورانوے خالص میرا ذاتی چندہ ہے

جو میں نے تحریک جدید میں دیا - بیویوں بچوں کا چندہ ستائیس سو روپیہ کے قریب اس سے الگ ہے - یہ کل رقم چندہ کی میری اور میرے بیوی بچوں کی چھ ہزار ایک سو ستاون بنتی ہے - اس کے مقابل پر چار ہزار کے قریب کی رقم میرے توسط سے خرچ ہوئی ہے اور گو حساب اس کا موجود ہے - مگر عام حساب سے مخفی ہے لیکن کیا میرے چندہ کو دیکھ کر اور مجھ پر جو اعتراض کیا گیا ہے اُسے دیکھ کر کوئی بھی شخص کہہ سکتا ہے کہ تحریک جدید کے نام پر میں نے اپنے لئے روپیہ بٹورنے کی کوشش کی - اس اعتراض کو درست تسلیم کر لینے کا مطلب تو یہ ہوا

کہ مینے چار ہزار کمانے کے لئے چھ ہزار ایک سو ستاون روپیہ خرچ کیا -

پھر میں اُن لوگوں کو جنھوں نے یہ اعتراض کیا کہتا ہوں کہ ہمارے

سارے خاندان کا صرف تحریک جدید کا چندہ

اس عرصہ کا بیس ہزار سات سو چھیانوے روپیہ بنتا ہے -

اب اگر یہ درست ہے کہ ہم نے اس چندہ سے چار ہزار روپیہ چرا لیا تو ایسی چوری یہ معترض خود کیوں نہیں کرتے - اس چوری میں میں ان کی مدد کرنے کیلئے تیار ہوں - وہ اکیس اکیس ہزار کی رقم دیتے جائیں اور چار چار ہزار کی تھیلیاں نکال کر ہم باہر رکھ دیں گے وہ انھیں چُرا کر لیتے جائیں اور خوب مزے اُڑائیں -

پھر تین سال میں چار ہزار روپیہ لینے کے معنے یہ بنتے ہیں کہ میں نے قریباً سو اسو روپیہ ماہوار اس تحریک سے لیا مگر کیا تم سمجھتے ہو - تم نے ایک ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ہے - جو سوا سو روپیہ ماہوار کھانے کے لئے ساری جماعت میں ایک شور پیدا کر دیتا ہے پس ایسا اعتراض کرنا

اسکی ذلت نہیں تمہاری اپنی ذلت ہے

کہ تم نے ایک ایسے شخص کو اپنا امام چنا جس نے (نعوذ باللہ) سوا سو روپیہ ماہوار کھانے کے لئے اتنا بڑا ہنگامہ برپا کر دیا - پھر رجسٹرات موجود ہیں وہ جا کر دیکھو تمھیں معلوم ہوگا کہ سوا سو روپیہ ماہوار سے زیادہ تو میں نے چندہ ہی دیا ہے

اب اگر اسی کا نام لوٹ ہے - تو یہ لوٹ تم بھی شروع کر دو - ہمیں منظور ہے تم بھی چار چار ہزار روپیہ لوٹ کر لیتے جاؤ - اور اکیس اکیس ہزار روپیہ دیتے جاؤ - اگر معترض اسی طرح کرنے لگیں - تو ہمیں فی ایسی چوری میں سترہ سترہ ہزار کا نفع ہوگا - اور اگر ایک ہزار آدمی ہمیں ایسا مل جائے تو کئی لاکھ روپے سالانہ کی بچت ہو جائے

میں نے جیسا کہ بتایا ہے اس الزام کی تحقیق تو بعد میں کروں گا - ممکن ہے

یوں ہی دوسرے پر اتہام لگا دیا گیا ہو اور اُس نے یہ بات نہ کہی ہو - لیکن چونکہ ممکن ہے کہ کسی شخص کے دل میں ایسا خیال موجود ہو اور اُس نے کسی سے اس کا ذکر کیا ہو اسلئے ایسے لوگوں کے پراپیگنڈا کو رد کرنے کے لئے میں نے بتایا ہے -

کہ تحریک جدید کا تمام روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جاتا اور اسی کی معرفت خرچ ہوتا ہے اور وہ رقم جو خفیہ اخراجات کے لئے رکھی گئی ہے - وہ البتہ میرے ذریعہ سے خرچ ہوتی ہے - لیکن جیسا کہ مینے بتایا ہے - وہ ساری رقم تین سال میں چار ہزار کے لگ بھگ بنتی ہے حالانکہ تین سالہ میرا چندہ قریباً ساڑھے تین ہزار اور میرے بیوی بچوں کا ملا کر چھ ہزار ایک سو ستاون کے قریب ہے - اور اگر اپنے

بھائیوں بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں کا چندہ

ملا لیا جائے تو ہم نے ان تین سالوں میں اکیس ہزار کے قریب چندہ دیا ہے اور میرے ذمہ جو روپیہ آتا ہے - وہ چار ہزار ہے - اب تم خود ہی اس اعتراض کی معقولیت سوچ لو کہ میں نے یہ تحریک جدید اسلئے جاری کی کہ میں نے چاہا - ہم اکیس ہزار دیکر سلسلہ کا چار ہزار روپیہ لوٹ لیں گے -

اگر کہو کہ

بیوی بچوں کا چندہ

اس میں کیوں ملاتے ہو - انھوں نے اپنے اخلاص سے الگ دیا تھا - تو اس کا جواب یہ ہے کہ بہر حال میں نے بھی تو ساڑھے تین ہزار چندہ دیا ہے - اب اگر میں نے چار ہزار روپیہ کھا لیا ہے - اور جو کچھ کام ہوا ہے وہ سب معترضین کی توجہ سے ہوا ہے - تو اس کے یہ معنی ہیں کہ چار ہزار میں نے کھایا اور ساڑھے تین ہزار دیا - یعنے تین سال میں میں نے پورے پانچ سو روپے زائد وصول کئے جو سالانہ ایک سو چھیاسٹھ روپے ہوتے ہیں اور ماہوار کے حساب سے پونے چودہ روپے ماہوار بنتے ہیں - گویا تحریک جدید کے متعلق

مینے جسقدر خطبات پڑھے - جتنی تقریریں کیں جتنی سکیمیں سوچیں - جتنا شور اور ہنگامہ برپا کیا وہ محض اسلئے تھا کہ کسی طرح میں پونے چودہ روپے ماہوار سلسلہ کے کھا جاؤں حالانکہ اگر میں خطبے اور تقریریں کرتا اور صرف ایک کتاب لکھ دیتا تب بھی اس سے دوگنی بلکہ چوگنی رقم ماہوار کما سکتا تھا - مگر میں نے تو یہ بھی کبھی نہیں کیا - اور کتابیں لکھکر سلسلہ کو دے دیتا ہوں - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں کماتا ہوں اور خدا نے مجھے عقل اور فہم دیا ہے - ابھی پچھلے سال میں نے تحریک جدید کا گیارہ ہزار روپیہ ایک نفع مند کام پر لگایا اور سات مہینوں میں

دو ہزار روپیہ نفع

کا ان کو دلا دیا - جو سال بھر میں تین ہزار بن جاتا ہے - اور تیس فیصدی کے قریب نفع بنتا ہے -

جب ایک شخص ان کو اسقدر کما کر دے سکتا ہے - تو وہ خود بھی روپیہ کما سکتا ہے - اور میں نے جیسا کہ بتایا ہے کماتا ہوں -

مگر یہ اعتراض جو کیا گیا اس میں

معقولیت کا شائبہ تک نہیں -

اور اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں بنتا کہ میں نے پونے چودہ روپے ماہانہ کے لئے یہ تمام پاکھنڈ مچایا

شیرازہ

ایک ہفت روزہ فکاہی اور ادبی اخبار

ادارہ سندباد جہازی - محمود فضل بی - اے

اگر آپ مولانا عبد المجید سالک - سید امتیاز علی تاج - پنڈت ہری چند اختر ڈاکٹر تاثیر - صوفی غلام مصطفےٰ تبسم - حفیظ ہوشیار پوری - حاجی لق لق - مسٹر غلام عباس اور سندباد جہازی کے ادبی اور فکاہی مضامین پڑھنا چاہتے ہیں - تو شیرازہ کا مطالعہ کیجئے

چندہ سالانہ تین روپے (للعہ) قیمت فی پرچہ ار

مینیجر شیرازہ لاہور

19
Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض ان لوگوں کو جو اس قسم کے اخلاقی حملے کرتے ہیں۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ شاید وہ اس قسم کے اعتراضات سے کسی ناواقف کو دھوکا دے لیں، مگر مالی معاملات کے متعلق میں جو بھی کام کرتا ہوں۔ رجسٹروں کے ذریعہ کرتا ہوں اسی لئے جب بھی کوئی شخص حملہ کرے اسے وہ

رجسٹرات دکھائے جاسکتے ہیں

اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ میرا ہی دینا نکلے گا۔ میرے ذمہ کسی کا کچھ نہیں نکلے گا۔ پس اس قسم کے حملہ کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ان کے اعتراضات کی حقیقت لوگوں پر کھل گئی ان کے لئے سخت ذلت و رسوائی ہوگی۔ باقی میں کبھی لوگوں کے پاس مانگنے نہیں گیا۔ اور میں نے جب بھی کوئی تحریک کی ہے۔ مرضی کی کی ہے۔ اگر کسی کا جی چاہتا ہے تو وہ میری تحریکات میں شامل ہو۔ اور اگر نہیں چاہتا تو نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی روپیہ دیتا۔ اور پھر اعتراض کرتا ہے۔ تو میں اس شخص سے کہوں گا کہ تجھے کس نے کہا تھا کہ تو روپیہ دے۔ میں تو اس سے روپیہ مانگتا ہوں جو اگر مجھے دس کروڑ روپیہ بھی دے تو وہ یہ سمجھ کر دے کہ یہ روپیہ اس کے اپنے پاس اتنا محفوظ نہیں جتنا میرے پاس محفوظ ہے۔ میں تو کچھ عرصہ سے امانت بھی اپنے پاس نہیں رکھتا صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں رکھواتا ہوں اسی طرح جس قدر چندے آتے ہیں صدر انجمن احمدیہ کے پاس جاتے ہیں۔ تحریک جدید کا روپیہ بھی اسی کے خزانہ میں ہے اور اسی کے ذریعہ خرچ ہوتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہوا ہے کہ

تحریک جدید کا روپیہ

صدر انجمن میں نہیں جاتا۔ کہیں الگ چھپا کر رکھ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ تحریک جدید کی تمام رقم پہلے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جاتی۔ اور پھر بلوں کے ذریعہ دفتروں میں جاتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

مد خاص کے اخراجات

عام لوگوں سے پوشیدہ رکھے جاتے ہیں لیکن اس مد میں جو میرے ذریعہ سے خرچ ہوا۔ وہ تین سال میں صرف چار ہزار روپیہ کی رقم ہے اور اس کے مقابل میں اکیس ہزار کی رقم ہمارا خاندان دے چکا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ان معترضوں کی وجہ سے مجھے ان حقائق کو ظاہر کرنا پڑا ورنہ مجھے تو

دینی خدمات کا ذکر

کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

میں آخر میں ان لوگوں کو جو یہ اعتراض کرتے ہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کا مجھ پر اس قسم کے حملے کرنا کوئی معمولی بات نہیں وہ

مجھ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر حملے کر رہے ہیں

۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اسی نے اپنی تائید اور نصرت کو ہمیشہ میرے شامل حال رکھا ہے اور سوائے ایک نابینا اور مادر زاد اندھے کے اور کوئی نہیں جو اس بات سے انکار کر سکے۔ کہ خدا نے ہمیشہ آسمان سے میری مدد کے لئے اپنے فرشتے نازل کئے۔ پس تم اب بھی اعتراض کرکے دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان اعتراضات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اس قسم کے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی کئے گئے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب کسی نے ایسا ہی اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا تم پر حرام ہے کہ آئندہ سلسلے کے لئے ایک حبہ بھی بھیجو۔ پھر دیکھو کہ خدا کے سلسلے کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ میں بھی ان لوگوں کو اسی طریق پر کہتا ہوں۔ کہ تم پر حرام ہے کہ آئندہ ایک پیسہ بھی سلسلہ کی مدد کے لئے دو۔ اور گو میری عادت نہیں کہ میں سخت لفظ استعمال کروں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ اگر تم میں ذرہ بھی شرافت باقی ہو تو اس کے بعد

ایک دمڑی تک سلسلہ کے لئے نہ دو

اور پھر دیکھو سلسلہ کا کام چلتا ہے یا نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ غیب سے میری نصرت کا سامان پیدا فرمائے گا۔ اور غیب سے ایسے لوگوں کو الہام کرے گا جو مخلص ہوں گے۔ اور جو سلسلہ کے لئے اپنے اموال قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے اسی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مقبرہ میں دفن ہونے کے بارہ میں میرے اہل و عیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے اور وہ وصیت کے بغیر بہشتی مقبرہ میں داخل ہوں گے۔ اور جو شخص اس پر اعتراض کرے گا وہ منافق ہوگا۔ اگر ہم لوگوں کا روپیہ کھانے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے

ایک امتیازی نشان

کیوں قائم فرمانا۔ اور بغیر وصیت کے ہمیں مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کی کیوں اجازت دیتا۔ پس جو ہم پر حملہ کرتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتا ہے۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتا ہے۔ وہ خدا پر حملہ کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ باغ میں گئے اور فرمایا مجھے یہاں

چاندی کی بنی ہوئی قبریں

دکھلائی گئی ہیں اور ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تیری اور تیرے اہل و عیال کی قبریں ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ قطعہ آپ کے خاندان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ گو یہ خواب اس طرح چھپی ہوئی نہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے اسی طرح ذکر فرمایا پس خدا نے ہماری قبریں بھی چاندی کی کرکے دکھا دیں اور لوگوں کو بتا دیا کہ تم تو کہتے ہو یہ اپنی زندگی میں لوگوں کا روپیہ کھاتے ہیں۔ اور ہم تو ان کے مرنے کے بعد بھی لوگوں کو ان کے ذریعہ سے فیض پہنچائیں گے

پس اللہ تعالیٰ ہماری مٹی کو بھی چاندی بنا رہا ہے اور تم اعتراضات سے اپنی چاندی کو بھی مٹی بنا رہے ہو چونکہ منافق عام طور پر پوشیدہ باتیں کرنے کا عادی ہوتا ہے اسلئے میں نے کھلے طور پر ان باتوں پر روشنی ڈال دی ہے ورنہ مجھے اس بات سے سخت شرم آتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے کچھ چندہ دوں اور پھر کہتا پھروں کہ میں نے اتنا چندہ دیا۔ مگر چونکہ یہ ایک سوال اٹھایا گیا تھا اسلئے مجھے مجبوراً بتانا پڑا کہ اگر اپنے تمام خاندان کا چندہ ملا لیا جائے تو اس رقم سے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہم نے کھالی۔ پانچ گنا زیادہ رقم ہم چندہ میں دے چکے ہیں۔ اور جو رقم صرف میرے اہل و عیال کی طرف سے خزانہ میں داخل ہوئی ہے۔ وہ بھی اس سے زیادہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عقلمند یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ ہم پانچ گنے زیادہ رقم اس لئے خرچ کی تا اس کا پانچواں حصہ کسی طرح کھا جائیں۔ پس ان لوگوں کو جو یہ اعتراض کرتے ہیں..... [illegible]

اعلان

قابل توجہ سرمایہ دار و تجارت پیشہ اصحاب

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر مقتدر احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائیداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کے لئے ایک محکمہ قائم ہے۔ جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب و ہوا کپاس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوئی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیل کر روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافع حاصل ہوا۔

سنڈیکیٹ نے اس تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ کہ ان میں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہوں۔ وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے جس قدر حصص کوئی دوست خریدنا چاہیں۔ اسکی اطلاع دیں۔ مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائیگی۔ جو کم از کم ایک سو حصص (مالیت ایک ہزار روپے) خرید کریں گے جو دوست بطور حصہ دار فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور جتنے حصے خریدنا چاہتے ہوں۔ ان کا روپیہ تیار رکھیں تا فیصلہ ہونے پر فوراً طلب کیا جا سکے

فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے ارکان کی شاندار مالی قربانیاں

تین سال میں بیس ہزار سات سو پچانوے ۲۰۷۹۵ روپے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کئے۔

اسلام اور احمدیت کے لئے جب بھی قربانی کے لئے کوئی تحریک ہوئی ہے۔ سب سے پہلے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لبیک کہا۔ اور قربانی کا وہ نمونہ دکھایا۔ جس کی نظیر سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اور کہیں نہیں ملتی۔ اور اس کے لئے تحریک جدید کی مالی قربانی کے شعبہ کو بطور نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں جو تفصیلی گوشوارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے یہ امر ظاہر ہو رہا ہے کہ پہلے سال کی رقم جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وصول ہوئی ۔/۔/۴۵۴۵ روپیہ تھی۔ اور دوسرے سال بہ حیثیت مجموعی ۔/۔/۶۹۱۶ روپیہ وصول ہوتے۔ جو پہلے سال کے مقابلہ میں ڈیوڑھی سے بھی زیادہ رقم ہے۔ پھر تیسرے سال ۔/۔/۹۳۳۴ روپے دیئے۔ جو پہلے سال کے مقابلہ میں دوگنے سے زیادہ اور دوسرے سال کے مقابلہ میں ڈیوڑھے ہیں۔ جس میں خاص طور پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذاتی چندہ باقی تمام خاندان نبوۃ کے مجموعی چندہ سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

ذیل کے "گوشوارہ" کی کل رقم جو ۔/۔/۲۰۷۹۵ روپیہ ہے۔ یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی مالی قربانی ہے۔ جو جماعت کے تمام افراد کی قربانیوں پر تفوق رکھتی ہے۔ کیونکہ کسی بڑی سے بڑی جماعت کی سہ سالہ رقم اس رقم کے برابر نہیں۔ چنانچہ دکن کے تمام حلقہ کی میزان ۔/۔/۷۳۵۷ روپیہ ہے اور لاہور کی میزان ۔/۔/۱۵۳۲۲ روپیہ اگر لاہور کے ساتھ گنج اور مزنگ وغیرہ شامل کر دیئے جائیں۔ تب بھی ان کی سہ سالہ میزان ۔/۔/۲۰۲۳۱ روپیہ بنتی ہے۔ جو ۔/۔/۲۰۷۹۵ روپیہ سے بہر حال کم ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مالی قربانی کی یہ فہرست پیش کرتے ہوئے مخلصین جماعت کو تحریک کی جاتی ہے کہ جن کے ذمہ موعودہ رقم واجب الادا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی رقوم جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان) گوشوارہ حسب ذیل ہے۔

اسمائے گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	میزان	میزان کل
(۱) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی	۳۰۰	۳۰۰	۵۰۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰
(۲) سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	۷۲۰	۱۰۳۴	۱۷۴۰		
اپنی ذات کی طرف سے	۳۰۰	۳۰۶	۵۰۰		
دس نادار احمدیوں کی طرف سے	۳۰۰	۳۱۰	۵۰۰		
سیدہ امۃ الحی مرحومہ "	۶۰	۹۱	۷۰	۳۴۹۴	
" سارہ بیگم صاحبہ " "	۶۰	۶۱	۷۰		
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم "	×				
و حضرت مسیح موعود علیہ السلام "	×	۲۶۶	۵۰۰		
ان روحوں کی طرف سے جو صداقت کیلئے تڑپ رہی ہیں	×	×	۱۰۰		
سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ	۱۰۰	۱۳۰	۱۵۰	۳۸۰	
حافظ میاں ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی اے سلمہ کریم	۶۰	۹۰	۱۵۰	۳۰۰	
سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ	۱۰۰	۱۵۰	۲۰۰	۴۵۰	۴۱۵۷
میاں مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	۱۰	۵۰	۶۱	۱۲۱	
" منور احمد "	۱۰	۵۰	۶۱	۱۲۱	
سیدہ ام طاہر صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین	۲۰۰	۲۱۵	۲۵۰	۶۶۵	
" امۃ القیوم صاحبہ سلمہا تعالیٰ	۱۰	۲۰	۳۱	۶۱	
" امۃ الرشید صاحبہ "	۵	۲۰	۳۰	۵۵	
" امۃ العزیز صاحبہ "	۱۰	۲۰	۲۵	۵۵	
" ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین	۶۰	۹۰	۱۲۰	۲۷۰	
" مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع "	×	۹۰	۹۵	۱۸۵	
(۳) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۳۰۰	۴۰۰	۴۸۰	۱۱۸۰	
سیدہ ام مظفر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ	۳۰	۵۰	۷۰	۱۵۰	۱۴۹۵
میاں مظفر احمد صاحب "	۳۰	۶۰	۷۵	۱۶۵	

اسمائے گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	میزان	میزان کل
میاں حمید احمد صاحب ۔/۲۵ و میاں منیر احمد صاحب ۔/۲۵	×	×	۵۰	۵۰	
امۃ الحمید بیگم صاحبہ	۱۰	۲۰	۵۰	۸۰	
(۴) حضرت میاں شریف احمد صاحب	۱۰۰	۱۵۰	۱۵۰	۴۰۰	
میاں منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	×	۱۵۰	۲۰۰	۳۵۰	۱۱۱۵
" داؤد احمد صاحب "	×	۵۰	×	۵۰	
" ظفر احمد صاحب "	۶۰	۱۰۵	۱۵۰	۳۱۵	
(۵) والدہ مرزا رشید احمد صاحب	۱۰۰	۱۲۰	۱۰۰	۳۲۰	
(۶) مرزا رشید احمد صاحب	۳۰۰	۶۰۰	۹۰۰	۱۸۰۰	
بیگم صاحبہ " " "	۱۰۰	۱۵۰	۲۰۰	۴۵۰	
(۷) مرزا عزیز احمد صاحب ای۔اے۔سی	۲۵۰	۳۷۵	۴۱۵	۱۰۴۰	۴۰۳۵
بیگم صاحبہ " " "	۶۰	۹۰	۱۵۰	۳۰۰	
بچگان " " "	×	×	۳۵	۳۵	
مرزا سعید احمد صاحب "	۳۰	۶۰	×	۹۰	
(۸) حضرت نواب محمد علی خان صاحب	۳۰۰	۵۰۰	۷۰۰	۱۵۰۰	
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۳۰۰	۵۰۰	۶۲۵	۱۴۲۵	
سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ	۱۰۰	۵۰	۱۲۵	۲۷۵	۳۴۳۸
میاں محمد احمد خان صاحب	۳۰	۳۱	۵۰	۱۱۱	
میاں مسعود احمد خان صاحب	۳۰	۳۱	۳۱	۹۲	
صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ	×	۱۵	۲۰	۳۵	
(۹) نواب میاں عبد اللہ خان صاحب	۵۰۰	۷۰۰	۷۰۰	۱۹۰۰	
سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	۲۰۰	۳۰۰	۵۰۰	۱۰۰۰	۳۳۲۵
میاں عباس احمد صاحب	۱۰۰	۵۰	۶۵	۲۱۵	
بچگان نواب عبد اللہ خان صاحب	۳۰	۱۰۰	۸۰	۲۱۰	
میزان	۴۵۴۵	۶۹۱۶	۹۳۳۴	۲۰۷۹۵	۲۰۷۹۵

13
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

یہ یاد رہے کہ میری دوائی صرف نامردی سستی۔ جریان۔ احتلام سرعت اور کمزوری لاغری کے لئے مخصوص ہے یہ امراض خواہ کسی سبب سے ہوں جلق یا کثرت مباشرت یا عادت بد سے سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کے لئے اسے استعمال کرنا طاقت کا بیمہ کرنا ہے۔ مادرزاد نامردی کے لئے میری دوائی مفید نہیں ہے۔

شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ

ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے۔ کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب بخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگالیں۔ عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں۔ ابھی اگر کوئی میری دوائی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

آتشک وسوزاک

میں نے بڑی جستجو اور تلاش سے ان ہر دو شکایات کے دفعیہ کیلئے بےنظیر اور تیر بہدف ادویات دستیاب کی ہیں۔ جو بالکل بےنظیر ہیں۔ ان ہر دو ادویات کے استعمال سے آتشک و سوزاک فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ یہ امراض خواہ کتنے ہی پرانے کیوں نہ ہوں ان ہر دو ادویات کے استعمال سے جسم سے زہریلا اثر دور کر کے خون کو پاک و صاف کر دیتی ہیں۔ اور لطف یہ کہ پھر دوبارہ ان امراض کے پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سوزاک کی جلن ٹیس اور پیپ صرف ۱۲ گھنٹہ میں بند ہو جاتی ہے۔ اور آتشک کی دوائی سے نہ مونہہ آتا ہے۔ اور نہ قے یا دست بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ایک ہفتہ کے اندر اندر آتشک کا مادہ خون سے خارج ہو کر ہمیشہ کیلئے تندرستی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جسم کندن کی طرح چمکدار ہو جاتا ہے۔ آتشک کے دفعیہ کیلئے لاجواب دوا ہے۔ قیمت دوائی آتشک صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک علاوہ قیمت دوائی سوزاک صرف پانچ روپے (صہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

ناظرین! میں نہ اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادت قبیحہ کا مرتکب ہوگیا جس کے نتیجہ سے میں بالکل بیخبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد مرض جو اس عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں لاحق ہو گئے۔ بے انتہا شکائیتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری اتر مردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ دریردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کر کے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا۔ ۱۹۱۰ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دور دراز جگہ کے وہاں مقیم تھے مجھ پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگزشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہدیا۔ کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کے لئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا نسخہ کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جو ہر کیمیا کو رد برد اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔ کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکائتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بیحد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہو گیا اگرچہ مجھکو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی۔ اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھ کر پایا۔ اب کئی ایک دوراندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قویٰ زائل کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کا استعمال کر کے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔

قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کیلئے کافی ہے) ہے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف ہے۔ جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کیلئے یہ گولیاں ازحد مفید ہیں۔ اور ہر نا د کمزوری کے سوا کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہوں۔ تین شیشی مقوی اعصاب نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان باسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی۔ مکمل بکس کی قیمت دس روپے للعہ دو مکمل بکسوں کی قیمت للعہ معمولی کمزوری کے لئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔

آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھکر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی سستی دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں چستی آتی ہے طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرورتمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں۔ موچی دروازہ۔ لاہور**

جناب ڈاکٹر سیٹھارام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی سی ڈسپنسری بادن (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا دی ہی جس میں تین شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کردیں میں نے اپنے مریضوں میں آپکی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت ہیں۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپکی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا۔ وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ حکیم شیخ عبیداللہ گجرات

جناب شیخ عالم دین صاحب

شیرگڑھ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحتیاب ہو رہے ہیں۔ میں آپ کی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر دوا خیال کرتا ہوں دو مریضوں کیلئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کردیں۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

بنبا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپکی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کیلئے روانہ فرمائیں۔

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے منشی فضل دین کارخانہ دھاریوال

میں مردہ سے زندہ ہو گیا ہوں

جناب شیخ صاحب تسلیم مرسلہ مقوی اعصاب گولیوں کا استعمال میں نے کیا۔ الحمدللہ تین ہفتہ کے استعمال سے میری جملہ شکایات دفع ہو گئیں۔ قاضی زاہد حسین (نانوتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایت

پھر ایک سنہری موقع

حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دکان سے ۲ جولائی سے ۱۲ جولائی تک جو خطوط ڈاکخانہ میں پہنچ جائینگے انکو بھی ملیگی

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں انکا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو سرور مٹ گیا ہو چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقت ور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے۔ رعایتی عہ۱۳

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا محافظ جنین حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تپ۔ ہچکیں۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ عالم نورالدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جما یا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرادیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔ رعایتی چار روپے۔

لنعمت الہی۔ لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب۔ ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس۔ غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رض کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں مکمل خوراک چھ روپیہ رعایتی چار روپیہ علاوہ محصول دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالے محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند۔ گکرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی پہ رعائتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ موتہہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں۔ قیمت دواونس شیشی ۱۲ر رعائتی ۸ر

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان۔ جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اسکے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعائتی عہ

حب مفید النسا

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ ہلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ بتلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عا رعائتی عہ۔

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے بضرورت مند اصحاب موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر

خاکسار:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم رض دواخانہ معین الصحت قادیان

ماء الذہب

سونے کے استعمال کے اور سب طریقوں [illegible] طریقہ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے [illegible] ونا ایک خاص چیز ہے۔ مگر محلول سونے کی سب سے بڑی خوبی یہ [illegible] ہے۔ کہ فوراً ہی خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔ اور اعضاء رئیسہ پر اس کا اثر بہت جلد معلوم ہوتا ہے۔ معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے۔ سل اور دق کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال عرق گذر عنبری کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ضعف باہ کے مریض

اس کو **ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ شربت مفرح** کے ساتھ استعمال کر کے موسم گرما میں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ خوب کھا سکتے ہیں یہ ایک عجیب و غریب شے ہے۔ جو فوراً ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔

قیمت فی تولہ پندرہ روپے فی ماشہ عہ

المشتہر

منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

تین روپے ماہوار قسط پر بجلی لگوائیے!

محمود الیکٹرک سٹور نے سہولت مہیا کر دی

اُن احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو وائرنگ کا خرچ یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ مندرجہ ذیل کامیاب سکیم تیار کی ہے جس میں کثرت سے احباب شامل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

دس دس اشخاص کی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اور ممبر کو دس ماہ تک تین روپے ماہوار قسط ادا کرنا ہوگا۔ ہر ماہ بذریعہ قرعہ اندازی نام نکالا جایا کرے گا جن صاحب کے نام جس ماہ قرعہ نکلا۔ ان کے مکان میں اسی ماہ بجلی کی فٹنگ مکمل کر دی جائے گی۔ وائرنگ کا خرچ اگر تیس روپے سے کم ہوا تو ان کو باقی رقم واپس کر دی جائے گی۔ اسی طرح دس ماہ تک کمیٹی کے ہر ممبر کے مکان میں الیکٹرک فٹنگ کا کام مکمل ہو جائے گا

اس سکیم میں شامل ہونے والے دوست **۱۰ جولائی** تک محمود الیکٹرک سٹور میں اطلاع دیدیں۔

باہر رہنے والے احباب بھی اس سکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

منیجر محمود الیکٹرک سٹور قادیان پنجاب

میری بہنیں ضرور مطالعہ فرمائیں

میری خاندانی مجرب دوا کے مفید ہونے پر میری بہنوں کی طرف سے بہت سے سرٹیفکیٹ موصول ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن میں ان کو ان کے نام کے ساتھ شائع کرنا مناسب خیال نہیں کرتی۔ لیکن جو سرٹیفکیٹ حال میں میرے بھائیوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے صرف تین خط اپنی بہنوں کی بہتری کیلئے شائع کرتی ہوں۔ تاکہ وہ بھی فائدہ اٹھائیں۔

میرے محترم بھائی ماسٹر خان ملک صاحب مدرس

سکول چونترہ ضلع اٹک تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوا بنام راحت سے میری ایک قریبی رشتہ دار کو سو فیصدی راحت حاصل ہوئی۔ لوگ آپ کے اشتہار کو معمولی سمجھ کر نظروں سے گزار دیتے ہوں گے۔ مگر میں سچ کہتا ہوں۔ کہ آپ کی دوا موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ سیلان الرحم جیسی موذی مرض کے علاوہ ہر قسم کی زنانہ امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ میرے خیال میں فی الحال لوگوں کو اس کی اصلیت معلوم نہیں ہوئی۔ ورنہ سو روپیہ کے مقابل لوگ دو روپیہ قیمت کو ترجیح دیتے۔ مہربانی کر کے اب تین شیشی راحت اور بھیج دیں۔

محترم بھائی حاجی محمد صدیق صاحب سوداگر لداخ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی دوا راحت امداد کا منگوائی تھی۔ جو بہت ہی مفید ثابت ہوئی اور اس سے پورا فائدہ حاصل ہوا۔ اب دوسری مریضہ کے لئے ایک بھیج دیں۔

محترم بھائی ماسٹر عبد الحکیم صاحب فلیمنگ روڈ لاہور

تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوا راحت اپنے ایک عزیز کی بیوی کو استعمال کرائی گئی جن کو دیرینہ ماہواری خرابی اور مرض سیلان الرحم کا عارضہ لاحق تھا۔ جو بڑے بڑے علاج کرانے پر بھی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کی دوا سے ان کو پورا پورا فائدہ حاصل ہوا۔ میں آپ کو اس مفید ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔

میری پیاری بہنوں

اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے ماہواری درد سے آتے ہیں سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ تبض رہتی ہے۔ سر درد۔ کمر درد۔ رہتا ہے۔ ماہواری بند ہو گئے ہیں۔ اولاد نہیں ہوتی پیٹ میں نفخ رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ تو آپ میری خاندانی مجرب دوا سے فائدہ حاصل کریں سینکڑوں مرتبہ کی تجربہ شدہ مفید دوا ہے۔ باوجود اس قدر خوبیوں کے قیمت بہت ہی کم مقرر ہے ایک ماہ کی مکمل خوراک صرف دو روپیہ محصول ۷ کل عہ۔

ملنے کا پتہ

ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۱۹۳۷ء سے ٹائم ٹیبل میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔

نمبر شمار	گاڑی کا نمبر	جس سٹیشن سے روانہ ہوگی	وقت روانگی	جس سٹیشن تک جائیگی	وقت آمد
(۱)	۹۴/۹۵/۹۶	لودھراں	۱۹-۴۶	رک	۷-۲۰
(۲)	۵۶ ڈاؤن (توسیع یافتہ)	بادن	۱۳-۰	ماٹلی	۱۴-۳۳
(۳)	۸۰ ڈاؤن (نئی نمبر ۵۶ ڈاؤن)	بادن	۱۷-۲۰	کوٹڑی	۲۲-۱۷
(۴)	۴۷۹ اپ	کوٹڑی	۵-۴۵	بادن	۱۰-۵۵
(۵)	۵۵ اپ توسیع یافتہ	کوٹڑی	۱۲-۳۵	بادن	۱۶-۲۵
(۶)	۴۷۷ اپ	حیدرآباد	۱۷-۱۵	بادن	۲۱-۷
(۷)	۵۳ اپ	جھیم پیر	۳-۳۸	یادابدان	۱۲-۱۰
(۸)	۵۱ اپ	رک	۲۱-۳۵	جیکب آباد	۲۳-۱۵
(۹)	۴۴۴ ڈاؤن	سٹور کوٹ روڈ	۲-۱۰	خانیوال	۳-۵۰
(۱۰)	۲۴۷ اپ	بہاولنگر	۶-۱۵	سمہ سٹہ براستہ فورٹ عباس	۱۸-۵۰
(۱۱)	۲۴۳ اپ	بہاولنگر	۱۶-۳۰	فورٹ عباس	۲۰-۵۵
(۱۲)	۲۴۸ ڈاؤن	سماسٹہ	۹-۴۸	بہاولنگر براستہ فورٹ عباس	۲۰-۵۰
(۱۳)	۲۹ اپ	ترن تارن	۷-۳۲	امرت سر	۸-۱۵
(۱۴)	۱۵۶ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی	۴-۲۴	بھٹنڈہ	۶-۳۰
(۱۵)	۱۲۹ اپ	لاہور	۱۹-۰	وزیرآباد	۲۱-۵۰
(۱۶)	۱۲۸ ڈاؤن	وزیرآباد	۶-۳۹	مریدکے	۸-۴۰
(۱۷)	۱۰۹ اپ	سدھوکے	۷-۲۵	راہ والی	۸-۴۲
(۱۸)	۲۸ ڈاؤن	جموں توی	۲۱-۲۰	وزیرآباد	۲۳-۴۳
(۱۹)	۲۹۲ ڈاؤن	جموں توی	۵-۲۵	سیالکوٹ	۷-۲
(۲۰)	۲۹۴ ڈاؤن (توسیع یافتہ)	جموں توی	۱۳-۵۵	سیالکوٹ	۱۵-۲۱
(۲۱)	۲۷ اپ	وزیرآباد	۲-۳۵	جموں توی	۵-۴۵
(۲۲)	۲۹۵ اپ	وزیرآباد	۱۷-۳۵	جموں توی	۲۰-۳۰
(۲۳)	۲۹۳ اپ	سیالکوٹ	۱۳-۴۸	جموں توی	۱۵-۵۰
(۲۴)	۳۰۲ ڈاؤن (توسیع یافتہ)	نارووال	۲۰-۲۵	سیالکوٹ	۲۲-۳۵
(۲۵)	۳۰۶ ڈاؤن	امرت سر	۸-۲۵	نارووال	۱۰-۲۵
(۲۶)	۳۰۱ اپ (توسیع یافتہ)	سیالکوٹ	۳-۳۹	امرت سر	۷-۴۵
(۲۷)	۳۰۴ اپ	نارووال	۱۰-۴۹	امرتسر	۱۳-۵۴
(۲۸)	۳۱۱ اپ	نارووال	۱۰-۳۰	چک امرو	۱۲-۱۰
(۲۹)	۳۱۴ ڈاؤن	چک امرو	۷-۵۰	نارووال	۸-۷
(۳۰)	۳۱۸ ڈاؤن	امرت سر	۷-۵۰	کتھو ننگل	۸-۱۴
(۳۱)	۳۰۹ اپ	قادیان	۶-۱۰	امرت سر	۸-۲۰
(۳۲)	۳۳۳ اپ	پٹھانکوٹ	۸-۳۰	جوگندر نگر	۱۲-۵۵
(۳۳)	۳۳۱ اپ	پٹھانکوٹ	۱۰-۵۵	بیج ناتھ پپرولا	۱۱-۳۵
(۳۴)	۳۳۲ ڈاؤن	بیج ناتھ پپرولا	۵-۴۵	پٹھانکوٹ	۱۲-۴۰
(۳۵)	۳۳۴ ڈاؤن	جوگندر نگر	۱۶-۱۵	بیج ناتھ	۵-۲۰

مندرجہ ذیل گاڑیاں منسوخ کردی جائینگی۔

۴۶ و ۱۷۳ اپ حیدرآباد سے کوٹڑی تک

۲۹۶ ڈاؤن جموں توی سے سیالکوٹ تک

۱۲۵ اپ و ۱۲۶ ڈاؤن پٹھانکوٹ اور جوگندر نگر کے درمیان

مندرجہ ذیل زائد سٹاپ مہیا کئے جائینگے۔

۱۵۵ اپ اور ۱۵۶ ڈاؤن کا گوکھے والا ۔ ردمانہ ۔ البیل سنگھ اور چند ربھان پر

۱۵۵ اپ کا کاشو بیگو پر بھی

۱۲۹ اپ کا تھیری سانسی گوجرانوالہ اور دھونکال پر

مندرجہ ذیل [...]اپ اڑا دئے جائیں گے

۵۲ ڈاؤن کا پیارد گو[...]

۴۴ ڈاؤن کا لنڈ[...]

۵۳ اپ اور ۵۴[...]ن کا جیب کوٹ پر

۵۱ اپ کا جرا ۔ سلطان کوٹ ۔ ہمایوں الہ آباد پر

۹۹ اپ اور ۱۰۰ ڈاؤن کا ہادبابہ پر

۲۸ ڈاؤن کا سمبڑیال اور سودھرا کوپرا پر

۲۲ ڈاؤن کا یوگوکے اور بگیو وال گھرتال پر

مندرجہ ذیل گاڑیوں کیساتھ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے ڈبے نہیں لگائے جائینگے

۲۹ اور ۳۱ اپ و ۳۰ اور ۳۲ ڈاؤن ترن تارن اور امرتسر کے درمیان

۳۳۱ اپ اور ۳۳۲ ڈاؤن پٹھانکوٹ اور بیج ناتھ پپرولا کے درمیان

۱۴۶ ڈاؤن شملہ کالکا ٹرین صرف درجہ سوم کے مسافر سفر کرسکیں گے۔

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کیلئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے اطلاع حاصل کرنی چاہیئے ۔ یا ایک آنہ والے ٹائم ٹیبل کو دیکھنا چاہیے جو ۲۵ جون ۱۹۳۷ء یا کسی قریبی تاریخ سے فروخت ہوں گے۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ